REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۲۵ — شمارہ ۱۸

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپیہ
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. PIN. 143516.

۲۸ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ — ۲۹ شہادت ۱۳۵۵ ہش — ۲۹ اپریل ۱۹۷۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۶ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

● — حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی بھی تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ عاجلہ اور تادیر سلامتی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

قادیان ۲۶ شہادت (اپریل) حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

● — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال ربوہ میں قیام فرما ہیں۔ محترم موصوف کی صحت و سلامتی اور بخیریت مراجعت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

★ — مورخہ ۲۵، ۲۶ اپریل کو پونچھ میں جماعت احمدیہ کی سالانہ کانفرنس میں شرکت کے لئے مرکز سے دو علماء کرام تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

نائیجیریا کی ایک احمدیہ مسجد پر لکھے کلمہ طیبہ کے بارہ میں ماہنامہ "محراب" دہلی کی وسوسہ اندازی

اور

مسجد کے اصل فوٹو کے ساتھ انچارج مبلغ و امیر جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کا ایڈیٹر صاحب کے نام حقیقت افروز مکتوب

دہلی کے رسالہ "محراب" کے سالنامہ ۱۹۷۶ء میں صفحہ ۱۸۲ پر نائیجیریا کی ایک احمدیہ مسجد کا فوٹو شائع کیا گیا ہے۔ جس پر لکھے کلمہ طیبہ کے بارہ میں وسوسہ اندازی سے کام لیتے ہوئے یہ افتراء کیا گیا ہے کہ گویا احمدیوں کا کلمہ عامۃ المسلمین سے مختلف ہے اور کہ اس جگہ محمد رسول اللہ کی بجائے نعوذ باللہ احمد رسول اللہ لکھا ہے۔ دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی طرف سے انچارج مبلغ و امیر جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کو یہ رسالہ بھجوا کر حقیقت کی وضاحت کرنے کو لکھا گیا۔ چنانچہ مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔ اے کی طرف سے مورخہ ۱۴/۴ کو اصل حقیقت کی مکمل تفصیل بھی موصول ہوئی ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مولانا صاحب نے مسجد احمدیہ اجیبوڈے کے دو صاف ستھرے فوٹوز کے ساتھ ایک تفصیلی خط جناب ایڈیٹر صاحب ماہنامہ "محراب" کو براہِ راست دہلی بھی تحریر کیا ہے جس میں اُن سے توقع کی گئی ہے کہ صحافتی ذمہ داری کی پاسداری کرتے ہوئے اپنے ماہنامے میں یہ خط شائع کر کے اُس نقصان کی تلافی کریں گے جو ایک غلط خبر کی اشاعت سے پہنچا ہے۔ اور ساتھ ہی رسالہ کے قارئین کو صحیح حقیقت بھی معلوم ہو جائے۔ نہیں معلوم کہ جناب ایڈیٹر صاحب مذکور صحافتی روایات اور وقار کا لحاظ رکھتے ہوئے ایسا کرتے ہیں یا نہیں۔ چونکہ احباب جماعت اور بہت سے دُوسرے دوست مرکز سے توقع رکھتے ہیں کہ اصل حقیقت سے آگہی بخشی جائے۔ اور حسنِ اتفاق سے مولانا صاحب کے مذکورہ خط کی ایک نقل مرکزی دفتر میں بھی موصول ہوئی ہے۔ اس لئے افادۂ احباب کی خاطر اسے ذیل میں مکمل طور پر نقل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

M. AJMAL SHAHID
AMIR & MISSIONARY INCHARGE
AHMADIYYA MUSLIM MISSION
NIGERIA
P.O. Box 418 LAGOS.

۱۱ اپریل

مکرم جناب ایڈیٹر صاحب ماہنامہ "محراب" دہلی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کے مؤقر ماہنامہ محراب کے سالانہ نمبر کی مارچ ۱۹۷۶ء کی اشاعت میں ص ۱۸۲ پر جماعت احمدیہ اجیبوڈے کی سنٹرل مسجد کا فوٹو شائع کیا گیا ہے۔ اور اس پر لکھے ہوئے کلمہ طیبہ کے متعلق "قادیانی امت کا کلمہ" کا عنوان دے کر یہ لکھا گیا ہے کہ:-

"لا الٰہ الا اللہ احمد رسول اللہ" نائیجیریا کے شہر عجبود (اصل تلفظ اجیبوڈے IJEBU ODE) ہے۔ ناقل) قادیانیوں کی ایک مسجد پر لکھا ہوا قادیانیوں کے اُمتِ مسلمہ سے الگ ہونے کا منہ بولتا ثبوت۔"

چونکہ اس میں جماعت احمدیہ نائیجیریا کے متعلق ایک سراسر غلط اور بے بنیاد الزام عائد کیا گیا ہے اس لئے اس کی وضاحت ضروری ہے۔

کچھ عرصہ قبل پاکستان کے بعض جرائد نے جو جماعت احمدیہ کے خلاف الزام تراشی کو کارِ ثواب سمجھتے ہیں، یہ فوٹو شائع کر کے غلط پروپیگنڈہ کیا تھا۔ اس کے جواب میں ہماری وضاحت بعض اخبارات و رسائل میں شائع ہوئی تھی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے آپ نے ایسے ہی کسی رسالہ سے اس فوٹو کو شائع کر دیا ہے۔ اور اس کی وضاحت آپ کی نظر سے نہیں گزری۔ بہتر ہوتا کہ آپ موجب ارشادِ قرآنی "اے مومنو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو۔" (الحجرات آیت ۷) اس امر کی تحقیق کر لیتے تو حقیقت حال آپ کو معلوم ہو جاتی۔

موجودہ دور میں ایسی کسی بات کی تصدیق کرنا کچھ مشکل امر نہیں ہے۔ نائیجیریا میں انڈیا اور پاکستان کے سفارت خانے موجود ہیں۔ پھر یہاں ہزارہا انڈین اور پاکستانی سالہاسال سے رہ رہے ہیں۔ اگر آپ اُن کے ذریعہ کوئی مصدقہ اور عینی شہادت شائع کرتے کہ نائیجیریا میں کسی احمدیہ مسجد پر کلمہ بدلا ہوا ہے تو واقعی یہ جماعت کے دائرۂ اسلام سے خارج ہونے کا ناقابلِ تردید "منہ بولتا ثبوت ہوتا"۔

پھر آپ کے لئے یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ نائیجیریا ملک کی بیشتر آبادی مسلمان ہے۔ کئی مسلم تنظیمیں موجود ہیں۔ انڈیا اور پاکستان کے معلمین موجود ہیں۔ اُن میں سے بعض جماعت احمدیہ کے خلاف سرگرم عمل رہتے ہیں۔ لیکن آج تک کسی کو یہ اعتراض کرنے کی جرأت نہیں ہوئی کہ جماعت کا کلمہ الگ ہے۔ اور جماعت کی مساجد پر لکھے ہوئے کلمہ کو بطور ثبوت پیش کیا ہو۔ نائیجیریا میں جماعت کی یکصد مساجد فیڈریشن کے تمام حصوں میں موجود ہیں۔ اور اکثر پر یہ کلمہ طیبہ کندہ یا آویزاں ہے۔ مگر یہاں کے کسی باشندہ یا باہر سے آنے والے معلمین کو جماعت کی کسی مسجد پر بدلا ہوا کلمہ نظر نہیں آیا۔ پھر خاص طور پر اجیبوڈے کی مسجد لیگوس شہر سے صرف پینسٹھ (۶۵) میل دور ایک عظیم شاہراہ پر واقع ہے۔ یہ کسی ایسی چھپی ہوئی جگہ پر نہیں ہے کہ کسی کو نظر نہ آسکتی ہو۔

حقیقت صرف اس قدر ہے کہ یہاں پر عربی لکھنے کی طرز مختلف ہے۔ بعض کتب عربی زبان میں اس طرح لکھی ہوئی ہیں کہ ان کا پڑھنا مشکل ہوتا ہے۔ پھر جیسے ہمارے ہاں بعض آرٹسٹ ایسا کرتے ہیں، اجیبوڈے کی مسجد پر لکھا ہوا کلمہ نائیجیرین آرٹسٹ کا تحریر کردہ ہے۔ جس میں آرٹسٹ نے مُحَمَّد کو اپنے انداز میں ماحمد لکھا ہے۔ پہلی میم کا دندانہ اور دوسری میم کے اُوپر شد کا نشان واضح ہے (مسجد کے دو فوٹو آپ کے ملاحظہ کے لئے منسلک ہیں) انڈو پاکستان میں اس طرزِ تحریر سے ناواقف اور پھر تعصب کی رنگین عینک نے اس کو احمد بنا دیا۔

(آگے ملاحظہ ہو صفحہ ۱۱ پر)

مُرک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس ہر گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۹ر شہادت ۱۳۵۵ ہش

کلمۂ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر

جماعتِ احمدیہ کا غیر متزلزل ایمان اور احمدیہ مساجد

احمدیہ جماعت ایک سچی اور روحانی مُسلم جماعت ہے۔ اس کی صداقت کے پختہ اور ناقابل تردید دلائل اور نشاناتِ الٰہیہ کے سامنے مخالفین کوئی بھی معقول صُورت اختیار کرنے سے ناکام و نامراد ہو چکے ہیں۔ محض مخالفت برائے مخالفت کی غرض سے اب بعض قسم کے اوچھے ہتھیار استعمال کرنے لگے ہیں۔ انہیں میں سے کلمۂ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے بارہ میں غلط فہمی کی جدید تکنیک ہے۔

لوگوں کو احمدیت سے برگشتہ کرنے کے لئے کسی وقت یہ کہا جاتا رہا کہ احمدیوں کا کلمہ اَور ہے اور عامۃ المسلمین کا کلمہ اَور۔ لیکن جب جماعت نے بڑی وضاحت کے ساتھ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تحریرات سے یہ بات ثابت کر دکھائی اور اس پر جماعت کے ہر آن عمل کا ثبوت پیش کر دیا تو وسوسہ اندازی کا ایک دُوسرا طریق رُو بعمل لایا جانے لگا۔

چونکہ جماعتِ احمدیہ کو اس وقت بفضل اللہ تعالےٰ بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو چکی ہے اور دُنیا کے کونے کونے میں اس کی شاخیں پھیلتی چلی جارہی ہیں۔ افریقی ممالک میں تو خصوصیت کے ساتھ احمدیت کی ترقی اور حیرت انگیز مقبولیت کے کرشمے مشاہدہ میں آرہے ہیں، جہاں پر کہ احمدی مبلغین کی سالہا سال سے جاری شب و روز کی بے لوث خدمات کے نتیجہ میں افریقی باشندے ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر پیارے محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آچکے ہیں اور آرہے ہیں۔ پھر ان علاقوں میں اپنی اسلامیت کو برقرار رکھنے اور دینِ اسلام کو عملی زندگی کا معمول بنانے کے لئے سینکڑوں مساجد بھی تعمیر ہو رہی ہیں۔ اور جذباتِ عقیدت کے اظہار کے لئے ان مساجد میں سے بیشتر مساجد کی دیواروں اور پیشانیوں پر کلمۂ طیبہ کے حروف، بڑے ہی جلی انداز میں لکھے یا آویزاں کئے جاتے ہیں۔ اور یہ مُنہ بولتا ثبوت ہے احمدیوں کے بنیادی عقیدہ کے اعلان کا ـــ لیکن بُرا ہو مخالفت کا کہ اس صاف اور صریح ثبوت کو بھی بعض وسوسہ اندازوں نے غلط رنگ دے کر احمدیت کے خلاف پراپیگنڈا کرنے کا موضوع بنا لیا ـــ!!

ایسے مخالفینِ سلسلہ نے وسوسہ اندازی کا ایک یہ طریق نکالا ہے کہ دُنیا کے دُور دراز علاقہ کی کسی احمدیہ مسجد کا فوٹو لے کر اس پر لکھے ہوئے کلمۂ طیبہ کو یا تو خود ہی تبدیل کر کے ایک دُوسرا جعلی فوٹو تیار کر کے اپنے اخباروں میں شائع کر دیا اور شور مچا دیا کہ دیکھو احمدیوں کا کلمہ اَور ہے اور دیگر مسلمانوں کا کلمہ اَور۔ اور یا پھر لکھے ہوئے کلمۂ طیبہ کی وہاں پر رائج طرزِ تحریر کو نظر انداز کرتے ہوئے اس جگہ کے ناواقف لوگوں کو وسوسہ اندازی کا شکار بنانے لگے ـــ!!

پہلے نمبر کی تکنیک کو تو پاکستان میں استعمال کیا گیا۔ جب کہ مسجد احمدیہ پر لکھے ہوئے کلمۂ طیبہ والے فوٹو کو لیا اور اس میں موجود لفظ مُحَمَّدٌ کی جگہ پہلے خود ہی لفظ "احمد" تبدیل کیا۔ اور پھر اس کا جدید فوٹو تیار کر کے پراپیگنڈہ کے لئے اپنے اخباروں میں شائع کیا۔ کہنے کی ضرورت نہیں کہ کذب و افتراء پر مشتمل یہ کارروائی اُن لوگوں کی طرف سے ہوئی جو اسلام کو اپنا دین اور قرآنِ مجید کو اپنے لئے واجب التسلیم کتاب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ حالانکہ اسی قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی سے ذرا بھی خوف نہیں کھاتے جہاں کہ بصورتِ انذار یہ فرمایا گیا ہے کہ:-

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ (النساء آیۃ ۱۱۳)

جو کوئی از خود کسی طرح کا قصور یا گناہ کرے۔ پھر اُس کو کسی بے قصور کے گلے مڑھ دے تو سمجھو کہ اُس نے صریح طور پر بہتان طرازی کی۔ اور کُھلے کُھلے گناہ کا ارتکاب کیا۔

دیکھا آپ نے جو کیفیت، سورت نساء کی اس آیت کریمہ میں بیان ہوئی ہے، یہی مخالفینِ احمدیت کی تکنیک بن کر احمدیت کے خلاف پراپیگنڈہ کا موضوع بن گئی۔ اور افسوس کہ یہ لوگ اس کو خدمتِ اسلام کا نام دے رہے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔

اس پر جب جماعتِ احمدیہ نے اصل حقیقت واضح کی، صحیح صورتِ حال دُنیا کے سامنے پیش کر دی تو جعل سازوں کی پیٹھ ننگی ہو گئی اور لگے بغلیں جھانکنے۔ خدا کا شکر ہے کہ معقولیت پسند اور سنجیدہ طبقہ کے لوگوں نے ان لوگوں پر نفریں کیا۔ اور احمدیت کی صداقت زیادہ نکھر کر دُنیا کے سامنے آگئی۔

ایک دوسری تکنیک، حال ہی میں دہلی کے رسالہ "محراب" میں اختیار کی گئی ہے۔ اس کی پوری تفصیل تو آپ کو اسی پرچہ کے پہلے صفحہ پر شائع ہونے والے نائیجیریا سے آمدہ حقیقت افروز گرامی نامہ سے مل جائے گی۔ اس جگہ اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ البتہ ہم اس قدر کہنا چاہیں گے کہ قرآنی بیان سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حق پرستوں اور کج رَو لوگوں میں اس بات کا ایک بیّن فرق ہوا کرتا ہے کہ اوّل الذکر طبقہ کے برخلاف کجرو افراد اپنی فتنہ پرور اور وسوسہ انداز طبائع سے مجبور ہو کر سیدھی باتوں کو چھوڑ کر ہمیشہ متشابہ امور کو لے لیتے ہیں۔ جن کو من پسند شکل دے کر فتنہ پردازی کا محبوب مشغلہ چلاتے ہیں۔ اور اصل کو حقیقت سے دُور لے جانے کی کارروائیاں کرتے پھرتے ہیں۔ چنانچہ سورت آل عمران کی آٹھویں آیت کریمہ کا حسبِ ذیل ٹکڑا اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

"فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ"

محراب میں شائع شدہ مسجد احمدیہ نائیجیریا کے فوٹو کو جس وسوسہ اندازی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے جب آپ اس کو مذکورہ بالا الفاظِ قرآنی کے پس منظر میں دیکھیں گے۔ تو ان لوگوں کی اسلامیت اور قرآنی تعلیمات پر ایمان و عمل کی حقیقت خود بخود آشکارا ہو جائے گی۔ ہمیں اس پر مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ـــ!! فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَلْبَاب ۔

اگر یہ لوگ کجروی کے طریق پر بات کرنا نہیں چاہتے تھے تو پھر نائیجیرین آرٹ اور رسم الخط کی متشابہ صُورت کو سمجھنے سے قبل ایسا مکروہ اور گناہ آلود پراپیگنڈہ کرنے کی جرأت کیونکر ہوئی؟ اور احمدیہ جماعت کے خلاف یہ افترائی مُہم کیوں چلائی جانے لگی۔ درانحالیکہ بقول مولانا محمد اجمل صاحب شاہد خود نائیجیریا کی فیڈریشن میں احمدیہ جماعت کی طرف سے تعمیر کردہ احمدیہ مساجد یکصد سے زیادہ ہیں۔ اور ان میں سے بیشتر پر کلمۂ طیبہ پُوری صحت اور غیر متشابہ رنگ میں لکھا ہُوا یا آویزاں کیا ہُوا ہر کس و ناکس مشاہدہ کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ یہ بات اور زیادہ وزن دار بن جاتی ہے کہ شہر اجیبوڈے کی یہ سنٹرل مسجد کسی لُکے چُھپے مقام پر بھی نہیں بلکہ مُلک کی ایک عظیم شاہراہ پر واقع ہے۔ مع ذلک مُلک نائیجیریا کی بیشتر آبادی مسلمانوں کی ہے۔ اور اُن کی بہت سی تنظیمیں بھی موجود ہیں۔ جن میں سے ایسی بھی ہیں جو ہمیشہ ہی احمدیہ جماعت کے خلاف سرگرمِ عمل رہتی ہیں۔ بھلا اگر ایسا ہی واضح اور مُنہ بولتا ثبوت جماعتِ احمدیہ کے الگ کلمہ کا تھا تو سب سے پہلے تو خود اُن تنظیموں کو آواز بلند کرنی چاہیئے تھی۔ اور آواز بھی آج نہیں بلکہ اس سے کہیں پہلے جب یہ مسجد ابتداءً بنی ہی تھی ـــ!!

لیکن وہاں کے لوگوں کے کانوں کان بھی یہ بات سُنی نہ گئی۔ اگر خبر ملی تو ہزاروں ہزار میل دُور دہلی سے شائع ہونے والے ماہنامہ "محراب" کے لائق فائق عملے کے کان میں۔ جن کو مسجد کا فوٹو دیکھتے ہی احمدیوں کے علیحدہ کلمۂ طیبہ کا ایک ایسا مُنہ بولتا ثبوت ہاتھ آگیا جو قابلِ داد ہے ؎

بریں عقل و دانش بباید گریست

خدا کا شُکر ہے، جس فتنے کو دہلی کے ماہنامہ نے ہوا دینے کی کوشش کی، بعد از تحقیق اس کا جنازہ نکل گیا۔ کاش یہ لوگ ایسی دُور از کار کارروائیوں سے پرہیز کریں۔ اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا جو عظیم کام جماعتِ احمدیہ ساری دُنیا میں ایک منصُوبہ کے تحت سرانجام دے رہی ہے اس میں جماعت کا ہاتھ بٹائیں اور اپنی عاقبت کو بھی سنوار لیں ـــ!!

مخالف لوگ ہم کلمۂ طیبہ میں تبدیلی کرنے کا اتہام ہم پر لگاتے ہیں۔ حالانکہ کلمۂ طیبہ تو ہم احمدیوں کی جان ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ بمطابق عقیدہ اہلِ سنّت والجماعت، احمدیوں کے لئے بھی جزوِ ایمان ہے۔ جماعتِ احمدیہ کے عقائدِ صحیحہ کے بارہ میں جماعت کا اپنا بیان ہی اصل ہے نہ کہ وہ جو مخالف لوگ اس کی طرف منسُوب کریں۔ اخبار بدر کے ان صفحات پر متعدد بار حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی اپنی مستند تحریرات کے حوالے درج کئے جا چکے ہیں۔ جن کا پُوری تفصیل کے ساتھ نقل کرنا باعثِ تطویل ہے۔ البتہ کلمۂ طیبہ کے سلسلہ میں ذیل کا حوالہ بطور اتمامِ حجت درج کرنا مناسب خیال کرتے ہیں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اپنی کتاب "ایّام الصُّلح" میں اپنی جماعت کو خصوصی نصیحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دِل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں۔ اور صوم و صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالےٰ اور اس کے رسُول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض تمام اُمور جن پر سلفِ صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ اُمور جو اہلِ سنّت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان و زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اَور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افتراء کرتا ہے۔ اور قیامت میں ہمارا اُس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اُس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دِل سے ان اقوال کے مخالف ہیں۔ اَلَا اِنَّ لَعْنَۃَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ وَالْمُفْتَرِیْن" (ایّام الصلح صفحہ ۸۶-۸۷ مطبوعہ ۱۸۹۹ء)

(آگے دیکھئے ص۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

آپ کو یہ عزم کر لینا چاہئیے کہ ہم نے بقایوں کو ادا کرنا اور سال رواں کا بجٹ پورا کرنا ہے

مومن کا ہر قدم پہلے سے آگے بڑھتا ہے اور وہ ہر سال پہلے سال سے زیادہ انعامات الٰہیہ کا وارث بنتا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۸ ر اخاء ۱۳۴۵ ہش ۸ ر اکتوبر ۱۹۶۶ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:-

وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ اَجْرٌ عَظِيْمٌ (الانفال آیت نمبر ۲۹)

اور پھر فرمایا:-

میں احباب جماعت کو ایک ضروری امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا تھا۔ اس لئے یہاں آگیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جس حد تک مجھے توفیق دی اپنی ذمہ داری کو نباہوں گا سورۂ انفال کی اس آیت میں

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ بتاتا ہے

کہ ہمیں اس حقیقت کو سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو نعمتیں عطا کی ہیں جن میں سے مال و دولت کی نعمتیں بھی ہیں اور بچے بچیوں کی نعمت بھی ہے یہ اس لئے عطا کی ہے کہ اس سے وہ ہمارا امتحان لینا چاہتا ہے۔

اس دنیا کے امتحانات پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ حقیقت معلوم ہوتی ہے (یعنی جو انسان کی عقل اور فطرت نے سمجھا اور سمجھایا ہے وہ یہ ہے) کہ انسانی زندگی میں امتحان ایک نہیں ہوتا بلکہ درجہ بدرجہ مختلف امتحانات میں سے انسان کو گذرنا پڑتا ہے مثلاً ایک بچہ ہے وہ پہلے کچی پہلی کا اور پھر پکی پہلی کا امتحان دے کر دوسری تیسری چوتھی اور اسی طرح دسویں جماعت تک پہنچتا ہے۔ پھر دسویں جماعت کے امتحان کے بعد ایف اے یا ایف ایس سی کا امتحان دیتا ہے پھر علوم کے راستے مختلف ہو جاتے ہیں مثلاً کچھ طلبہ بی اے تک پھر ایم اے تک اور پھر ایم اے کے بعد پی ایچ ڈی تک جاتے ہیں کچھ انجینئرنگ میں جاتے ہیں اور مختلف امتحانات میں سے گذرتے ہیں کچھ طب کی طرف جاتے ہیں۔ اور ڈاکٹر بننے کی کوشش کرتے ہیں انہیں مختلف قسم کے امتحانوں میں سے گذرنا پڑتا ہے کچھ کو بعد میں نوکریاں مل جاتی ہیں پھر وہ ڈیپارٹمنٹل امتحانوں میں سے گذرتے ہیں۔

جب ہم اس پر غور کرتے ہیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہر امتحان کے بعد ایک تو انعام مقرر کیا جاتا ہے یعنی کامیابی ملتی ہے اور دوسرے ایک نئے اور بڑے امتحان کا دروازہ کھلتا ہے پہلی کے بعد دوسری کا امتحان ایک نیا امتحان ہے اور یہ پہلی کے امتحان سے بڑا ہے اسی طرح دسویں کے بعد ایف اے اور بی اے اور اس کے بعد ایم اے اور پھر پی ایچ ڈی کے جو امتحانات ہیں پہلے امتحان میں کامیابی کی شکل میں انعام بھی ملا اور آئندہ نئے امتحان کا دروازہ بھی کھلا اور بعض امتحان کا دروازہ ناکامی کی صورت میں نہیں کھلتا کوئی شخص دسویں جماعت میں فیل ہو کر انٹرمیڈیٹ یا ایف اے ایف ایس سی میں شامل نہیں ہو سکتا یہ دروازہ اس کے اوپر بند ہو گیا۔ اسی طرح جو بی اے میں فیل ہوتا ہے اس پر ایم اے کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور جو ایف ایس سی میں فیل ہوتا ہے اس پر اگلا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

یہی حال (کچھ اس سے ملتا جلتا) روحانی دنیا کا ہے اسی لئے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

مومن کا ہر قدم

پہلے سے آگے بڑھتا ہے مومن کی زندگی کا ہر سال اگر وہ کامیاب ہوتا رہے اور اپنے ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتا رہے تو پہلے سال سے زیادہ بہتر ہوتا ہے اور زیادہ قربانیوں اور زیادہ امتحانات میں سے گذرنے اور ان انعامات سے زیادہ انعامات کا وارث بننے کا سال ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے تمہیں جو دولت دی ہے یا میں نے تمہیں جو اولاد دی ہے یہ تمہارے آخری امتحان کا نتیجہ نہیں ہے کہ انعام مل گیا اور اب تم نے تسلی پکڑ لی آخری امتحان کا نتیجہ تو خاتمہ بالخیر ہونے کے بعد انسان کو ملتا ہے۔ جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کے جلوے بڑی وضاحت کے ساتھ مشاہدہ کرتا ہے اور جو محبت اور عشق کا سرور ہے وہ صحیح اور حقیقی معنے میں اسی وقت اس کو ملتا ہے۔

اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو سہارا دینے کے لئے اور اس کی مدد کرنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ جب وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک قربانی دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنے پیار کا بھی اظہار کرتا ہے اور اپنے

حسن و احسان کے جلوے

بھی اسے دکھاتا ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک انسانی فطرت اور اس کی جدوجہد کے نتیجہ میں اسے جو کامیابی حاصل ہوتی ہے اس کے مطابق ہوتا ہے لیکن وہ وہاں کھڑا نہیں رہتا یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے وہ یہ نہیں کہتا کہ اگرچہ میں نے تمہیں روحانی ترقیات کی طاقتیں تو دی تھیں لیکن تم نے ایک امتحان پاس کر لیا اب تم کو مزید کچھ نہیں ملے گا۔ مزید امتحان کا دروازہ کھولا جانا بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اس کے بغیر تو زندگی کا کوئی لطف نہیں اس ورلی زندگی کے متعلق بھی ہمارے سامنے یہی تصویر رکھی گئی ہے اور اخروی زندگی کے متعلق بھی یہی تصویر رکھی گئی ہے۔

بعض ناسمجھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ جب انسان جنت میں جائے گا تو گویا اس کو سب کچھ مل گیا ابھی سب کچھ نہیں ملا کیونکہ سب کچھ ملنے کا مطلب تو یہ ہے کہ اس کے اوپر مزید ترقیات کے دروازے بند ہو گئے لیکن حقیقت یہ نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی ہے کہ

اخروی زندگی میں ارتقاء کا غیر متناہی دور

ہوگا البتہ وہاں دنیوی رنگ کے امتحان نہیں ہونگے وہ تو دنیا ہی اور رنگ کی ہے جس کے متعلق بتانے والے (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بتایا ہے کہ نہ تمہاری آنکھ اسے دیکھ سکتی ہے نہ تمہارے کان اس کو سن سکتے ہیں اور نہ تمہاری عقل اس کا احاطہ کر سکتی ہے مثالوں میں ہمیں سمجھایا گیا ہے اور وہ یہی ہے کہ وہ دارالابتلاء نہیں ہے ہماری یہ زندگی جو ابتلاء اور امتحانوں کی زندگی ہے اس سے تو مختلف ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہاں ترقیات کے یعنی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو پہلے سے زیادہ حاصل کرنے کا امکان نہیں ہے البتہ کس طریق پر انسان زیادہ سے زیادہ انعامات حاصل کرتا رہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا رہے گا اس کا ہمیں پتہ نہیں لیکن ہمیں یہ علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہاں بھی یہی طریق رکھا ہے کہ آج (گذری ہوئی کل) سے بہتر اور آنے والی کل آج سے بہتر ہوگی جس طرح حالات اور مخلوق کے لحاظ سے زمانہ کی شکل بھی بدل جاتی ہے جس طرح دنیا میں بھی انسان کا زمانے کے متعلق تصور اور

اس کیڑے کا تصور جس کی زندگی چند سیکنڈ سے زیادہ نہیں ہوتی مختلف ہوتا ہے کیڑے کا تصور کیا ہے اس کا تو ہمیں پتہ نہیں۔ لیکن ہماری عقل کہتی ہے کہ وہ بہرحال مختلف ہوتا ہے

شہد کی مکھی

جو ہر وقت اپنے کام میں لگی رہتی ہے اس کی ساری زندگی ۴۵ اور ۶۰ دنوں کے درمیان ہوتی ہے اس سے زیادہ اس کی عمر نہیں ہوتی غرض ہر شہد کی مکھی اپنی پیدائش سے ۴۵ اور ۶۰ دن کے درمیان کام کرتے ہوئے مر جاتی ہے اور یہ ہمیں بہت سارے سبق دیتی ہے جو اس وقت میرے مضمون کا حصہ نہیں اسی طرح شہد کی مکھیوں کی ماں جو ان کی ملکہ کہلاتی ہے اس کی عمر ۴ اور ۵ سال کے درمیان ہوتی ہے۔ اب یہ وقت کا تصور دونوں کے لئے بڑا مختلف ہوگا۔

اگر ہم شہد کی مکھیوں پر غور کریں اور اپنی عقل سے کام لیں تو پتہ لگتا ہے کہ ایک تو بڑی جلدی بڑی ہوتی ہے کہ وہ ۴۵ دن میں زیادہ سے زیادہ کما لے مثلاً ایک شہد کی مکھی جب ایک خاص عمر میں شہد اکٹھا کرنے کے لئے جاتی ہے تو وہ صبح سے شام تک اپنے کام میں لگی رہتی ہے اس پر ایک جنونی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ ایک دن میں شاید ہزار ہا میل کا سفر کرتی ہے جاتی ہے آتی ہے پھولوں کا رس چوستی پیار رکھتی ہے۔ پھر جاتی ہے اور اس طرح وہ جیسے لگا رہی ہوتی ہے وہ سمجھتی ہے کہ میری چھوٹی سی زندگی ہے اس میں زیادہ کماؤں یہ کیفیت انسان میں بھی پیدا ہونی چاہیئے بہتوں میں ہوتی ہے اور بہتوں میں نہیں ہوتی۔

دوسری طرف شہد کی مکھیوں کی جو ملکہ ہے اسے یہ دھڑکا لگا ہوا ہوتا ہے کہ کہیں ۴۵ دن کے بعد میرا چھتہ مکھیوں سے خالی نہ ہو جائے اس واسطے وہ ایک ایک دن میں کئی ہزار انڈے دے دیتی ہے اور یہ اس کے وزن سے اڑھائی گنا زیادہ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی زندگی کے لحاظ سے ایک لگن لگائی ہوئی ہوتی ہے۔

بہرحال ہماری عقل کہتی ہے کہ مکھیوں میں وقت کا ایک احساس پایا جاتا ہے گو مکھی کا جو احساس ہے وہ تو ہمیں معلوم نہیں ہو سکتا لیکن جب اس کی زندگی پر غور کرتے اور اس کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہماری عقل اس نتیجہ پر پہنچتی ہے کہ اسے وقت کا احساس اور قسم کا ہے اور ہمیں وقت کا احساس اور قسم کا ہے اُخروی زندگی میں وقت کا احساس اور قسم کا ہوگا۔ ہمیں نہیں پتہ کہ وہ احساس کیا ہے؟ لیکن جو بھی احساس ہوگا اس میں ایک وقت کے بعد جو دوسرا وقت آئے گا۔ وہ پہلے سے بہتر ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ کے

قرب کے درجات

غیر محدود ہیں اس لئے انسان کی ترقیات کے درجات بھی غیر محدود ہیں غرض اللہ تعالیٰ اور انسان میں اتنا بُعد ہے کہ وہ بُعد پاٹا نہیں جا سکتا۔ لیکن انسان اللہ تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔

میں یہاں کی اس دنیا کا ذکر کر رہا ہوں ہر سال خدا تعالیٰ کے بندے ایک نئے امتحان میں سے گذرتے ہیں اور ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کامیاب ہو جاتے ہیں کیونکہ کلاس کی طرح جیسا ہمارے ہاں پاس ہو جاتے ہیں یہ بھی خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس امتحان کی کامیابی پر اگرچہ ایک انعام بھی ملتا ہے لیکن یہ کامیابی ایک نئے امتحان اور ایک بڑے انعام کا دروازہ بھی کھولتی ہے جس سے ... کا دروازہ کھولا جاتا ہے وہ پہلے سے بڑھ کر سخت اور مشکل ہوتا ہے وہ زیادہ ... طلب ہوتا ہے یا مذہبی اصطلاح میں کہیں گے کہ اس کے لئے انسان کو زیادہ مجاہدہ اور زیادہ جہاد کرنا پڑتا ہے اسی واسطے آپ اپنی ... جماعت احمدیہ کی میری اور آپ کی زندگی ہے بحیثیت جماعت) اس زندگی پر غور کریں تو ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہ **فضل** نظر آتا ہے کہ جماعت احمدیہ ہر سال پہلے سے ہر لحاظ سے زیادہ ترقی کرتی ہے لیکن میں اس وقت ہر لحاظ کی بات نہیں کروں گا۔ صرف مالی قربانی کی بات کروں گا

میں نے پچھلے ایک موقع پر آپ کو بتایا تھا کہ ۱۹۴۴ء تک بیرون ملک کی جماعتوں کے چندے یعنی مالی قربانی بہت صفر تھی استثنائی طور پر

شاید آپ کو کہیں نظر آ جائے تو آ جائے ورنہ صفر تھی چنانچہ بیرون پاکستان کی احمدی جماعتوں نے پہلی بار ۱۹۴۵ء میں مالی قربانی دینی شروع کی یعنی پہلی بار ان کی مالی قربانی ۱۹۴۵ء میں ہمارے سامنے آئی اس وقت ان کا پھیلاؤ زیادہ ہے بہرحال جو چیز ہمیں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ اس وقت اندرون ملک کی جماعتوں سے ان کی مالی قربانی اگر زیادہ نہیں تو برابر ضرور ہوگی وہ ہم سے بہت پیچھے یعنی ۱۹۴۵ء میں تھے اور اب وہ ہم سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہمارے پہلو بہ پہلو تو وہ اس وقت تک پہنچ چکے ہیں ... اس وقت

بجٹ کے لحاظ سے

جتنی آمدنی ہونی چاہیئے اس سے قریباً پانچ ساڑھے پانچ لاکھ روپے کم آمد ہوتی ہے اور دو لاکھ سے زیادہ موصیوں کا حصہ آمد کم ہے اب جس دل نے انتہائی پیار کے ساتھ اپنی آمد کا دسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا ہے اس پر ہم بدظنی تو نہیں کر سکتے البتہ کئی مجبوریاں ہوتی ہیں بعض دفعہ ایک چھوٹی سی مجبوری بھی ہاتھ پاؤں باندھ دیتی ہے بعض دفعہ ایک معمولی رسی سے گھوڑے کا پاؤں باندھ دیا جائے جسے وہ ایک ذرا سی حرکت سے توڑ سکتا ہے لیکن گھوڑا اپنے آپ کو بندھا ہوا محسوس کرتا ہے بعض دفعہ انسانوں کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ لیکن یہ کیفیت بہرحال دور ہونی چاہیئے اور انشاء اللہ دور ہوگی ...

میں نے پہلے بھی ایک دفعہ کہا تھا کہ جس وقت خدا تعالیٰ کے حضور کوئی عملی قربانی پیش کی جاتی ہے اسی وقت سے اس پر ثواب شروع ہوتا ہے آپ دو مہینے ثواب سے محروم رہے اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل اور رحم فرمائے بہرحال غلطی ہوئی ہے اب ہمیں زیادہ دیر تک محروم نہیں رہنا چاہیئے بلکہ

یہ عزم کر لینا چاہیئے

کہ ہم نے ان بقایاجات کو پورا کرنا ہے۔

آپ نے سال رواں کے لئے کام کے جو منصوبے مشاورت کے موقع پر باہمی مشورے سے منظور کئے تھے اور ان کاموں کے کرنے کے لئے جس رقم کی آپ نے ضرورت محسوس کی تھی اور جس کے مطابق آپ نے بجٹ بنایا تھا۔ وہ بجٹ پورا ہونا چاہیئے ورنہ وہ کام نہیں ہو سکیں گے پھر اگلی مشاورت کے موقع پر نمائندگان آ کر یہ نہیں کہیں گے کہ ان سے سستی ہو گئی انہوں نے احباب جماعت کو یاد دہانی نہیں کرائی بلکہ وہ یہ کہیں گے کہ یہ کام کیوں نہیں ہوا وہ یہ نہیں سوچیں گے کہ اس کام کے لئے اتنے روپے کی ضرورت تھی جب تک وہ روپیہ مہیا نہ ہو وہ کام کیسے ہو سکتا ہے۔

بہرحال میں اپنی طبیعت کے لحاظ سے یہ سمجھتا ہوں کہ مجھے اس تفصیل میں بھی جانے کی ضرورت نہیں (طبیعت سے مراد بیماری نہیں بلکہ فطرت ہے۔ بیماری میں تو مجھے جتنی توفیق ملے گا بولوں گا) اس واسطے کہ مجھے پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بشارت بھی دی اور آپ سے یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ میں تجھے مخلصین کی ایک جماعت دوں گا جو ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کی اس مہم کو کامیابی سے چلائے گی یہ تو انشاء اللہ ہو کر رہے گا لیکن کبھی دوسرے لوگ اعتراض کر دیتے ہیں کبھی ہمارے دلوں میں ایک وہم سا پیدا ہو جاتا ہے کیوں آپ وہم پیدا کر کے مجھے پریشان کرتے ہیں تھوڑی سی رقم ہے سستی دور کریں اور رقم ادا کر دیں تاکہ ہم اپنے کام کریں اور آگے بڑھیں انشاء اللہ

خدا تعالیٰ آپ کو اتنا مال دے رہا ہے کہ آپ اس کا شکر ادا نہیں کر سکتے اور پھر وہ آپ کو مالی قربانی کی توفیق بھی دے رہا ہے اور آپ سے اس کا یہ وعدہ ہے کہ وہ آپ کو اجر عظیم دے گا اور وہ اپنا وعدہ پورا بھی کر رہا ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ اولاد اور اموال تو امتحان ہیں دنیا کے امتحان کے نتیجہ میں تو ذرا ذرا سا انعام ملتا ہے مثلاً ایک آدمی ایم اے پاس کر لیتا ہے۔ لیکن یہ چھوٹا سا انعام ہے کیونکہ بہت سارے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو انعام صرف اتنا ملتا ہے کہ ایم اے کی

ڈگری مل جاتی ہے۔ لیکن حکومت ان کے لئے نوکری کا سامان نہیں کرتی وہ چھوٹا سا انعام یعنی ڈگری دے کر پھر بھی پریشان پھر رہے ہوتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کا اپنے بندوں سے تو یہ سلوک نہیں ہوتا۔ وہ تو صرف پاس ہی نہیں کرتا۔ وہ صرف رحیم ہی نہیں ہے صرف استحقاق ہی پیدا نہیں کرتا بلکہ وہ

مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

بھی ہے۔ ہر چیز اس کے ہاتھ میں ہے وہ جب استحقاق پیدا کرتا ہے تو ساتھ یہ بھی کہتا ہے یہ لو۔ اور دُنیا حیران ہے اور ہم اپنے پیارے رب کے پیارے جلوؤں کو دیکھ کر خوشی سے اپنی زندگی کے دن گزار رہے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے کہ تمہیں دنیا کی طرح اجر نہیں دوں گا۔ بلکہ میرا اجر تو اجرِ عظیم ہے (عظیم عربی لغت کے لحاظ سے اس عظمت کو کہتے ہیں جس سے بڑھ کر کوئی عظمت نہ ہو) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو اجر میں نے دینا ہے اس سے بڑھ کر اجر تمہیں کہیں اور نہیں مل سکتا۔ پس یہ اجرِ عظیم ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ اور یہ عظیم اجر ہے جسے ہم عملاً اللہ تعالیٰ سے وصول کر رہے ہیں اور جس پر ہم خوش ہیں۔

پس اس اجرِ عظیم کے حصول میں اپنی سستیوں کے نتیجہ میں وقتی طور پر کمی کیوں پیدا ہونے دیں، جس طرح ایک اونگھنے والے آدمی کو جھٹکا لگتا ہے اور وہ جھٹکے کے ساتھ بیدار ہو جاتا ہے میں بھی ویسا ہی ایک ہلکا سا جھٹکا آج لگانا چاہتا ہوں۔ تاکہ آپ بیدار ہو جائیں۔ اور کمی کو پورا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی ہر روز زیادہ سے زیادہ بڑی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق دے اور مجھے بھی اس کی توفیق دے اس کے فضل کے بغیر یہ توفیق بھی نہیں ملتی"

دُعائے مغفرت

ہمارے ایک احمدی دوست نے اورنگ آباد سے یہ افسوسناک اطلاع دی ہے کہ مکرم سید عبدالہادی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اورنگ آباد مورخہ ۳ اپریل ۱۹۷۶ء کو وفات پا گئے ہیں۔
انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جماعت موصوف کی مغفرت اور بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: یوسف احمد الہ دین، سکندر آباد

امریکہ کے رسالہ "THE TRUTH SEEKER" میں

حضرت مسیح ناصری ؑ کے انتظار کے بارہ میں ایک دلچسپ خبر

از مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

حال ہی میں سکندر آباد سے ہمارے ایک دوست جناب فاضل الہ دین صاحب نے میرے پاس امریکہ کے ایک شہر San Diego سے شائع ہونے والا ایک رسالہ "The Truth Seeker" بھجوایا ہے جس کی ماہ نومبر ۱۹۷۵ء کی اشاعت میں صفحہ ۲۲۹ پر "Religious Insanity" "مذہبی دیوانگی" کے عنوان کے تحت مسیح کی آمد ثانی کا انتظار کرنے والوں کے بارہ میں ایک دلچسپ خبر شائع کی ہے جس کا ترجمہ ہم قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:

"ارکنساس (امریکہ) کے مذہبی دیوانے یسوع مسیح کا انتظار کر رہے ہیں"

نوجوانوں کی عدالت کے ایک جج نے آرڈر دیا ہے کہ چھ بچوں کو اگر ضرورت پڑے زبردستی ایک مضافاتی شہر کے ایک مکان سے نکالا جائے۔ جہاں چالیس آدمی ایک ماہ سے یسوع مسیح کی آمد اور دنیا کے ختم ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔

یہ حکم جج جے۔ بی۔ اسٹیفن سن نے منگل کے دن اُس وقت دیا۔ جب ان بچوں کے والدین وارنٹ کے باوجود سماعت کے لئے عدالت میں حاضر نہ ہوئے۔ جج نے اپنے حکم میں کہا ہے کہ اگر ان بچوں کے والدین اس میں مداخلت کریں تو انہیں بھی گرفتار کر لیا جائے گا۔

آرکنساس کے قریب گرینس (Greenness) میں ۲۹ ستمبر ۱۹۷۵ء کو چالیس آدمیوں کو بتایا گیا کہ حضرت مسیح جلد آ رہے ہیں۔ اس لئے وہ اپنے بچوں کو بھی اسکول سے لے آئے۔ اور ایک مکان میں جمع ہو گئے۔ اور اس مکان میں مذہبی تقاریب منعقد کر رہے ہیں۔ یہ بچے سولہ سال سے کم عمر کے ہیں اور انہی انہوں نے اپنے اسکول کی تعلیم بھی مکمل نہیں کی۔ البتہ وہاں ان کے علاوہ کچھ اور بچے بھی ہیں جو سولہ سال سے زائد عمر کے ہیں یا انہوں نے اپنے اسکول کی تعلیم مکمل کر لی ہے۔

جج نے اپنے حکم میں کہا ہے کہ اسے پہلے امید تھی کہ اس سے یہ توقع کو ختم کر کے بچوں کو اسکول بھجوا دیا جائے گا۔ دگر اب نہیں ہوا۔ یہ مذہبی دیوانے اس انتظار میں ہیں کہ یسوع مسیح بادلوں میں سے ان کے پاس آ جائے گا۔ اور اسی انتظار میں انہوں نے اپنے کام کاج چھوڑ دیئے ہیں اور باہر کے لوگوں سے بات چیت بھی ترک کر دی ہے۔ اس گروہ کے ایک جنونی قسم کے لیڈر نے دعویٰ کیا ہے کہ ان افراد کو خود یسوع مسیح نے چنا ہے۔ اس لئے ان سب کو اس وقت تک اکٹھا ہی رہنا چاہیئے۔ جب تک کہ یسوع آ جائے۔ جج نے یہ بھی کہا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان افراد کو یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ صرف یہی وہ لوگ ہیں جو بچائے جائیں گے یعنی نجات پائیں گے۔"

{رسالہ "دی ٹرتھ سیکر" جلد ۱۰۲ نمبر ۱۱ صفحہ ۲۲۹ بابت ماہ نومبر ۱۹۷۵ء}

یسوع مسیح کی آمد ثانی کا انتظار کرنے والوں کے لئے ایک پیشگوئی

امریکہ کے اس رسالہ کی مندرجہ بالا خبر کو پڑھ کر ہمیں اس جگہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک پیشگوئی کا تذکرہ کر دینا مناسب معلوم دیتا ہے۔ جو آپؑ نے آج سے قریباً ۷۴ سال قبل بیان فرمائی تھی۔ اور ہر آنے والا دن عیسائیوں کے لئے مایوسی و نامرادی کو لانے والا ہے جو مسیح کی آمد ثانی کے منتظر ہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں۔ وہ تمام مریں گے۔ اور کوئی ان میں سے عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی۔ وہ مرے گی۔ اور اُن میں سے کوئی آدمی عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا .... لوگ کہیں گے کہ صلیب کے غلبہ کا زمانہ بھی گزر گیا۔ اور دُنیا دوسرے رنگ میں آ گئی۔ مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اُترا تب دانشمند لوگ یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی۔ کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نا اُمید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدے کو چھوڑ دیں گے۔ اور دُنیا کا ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

امید ہے کہ ہمارے عیسائی اور مسلمان بھائی جو حضرت مسیح ناصریؑ کی آمد ثانی کے موہوم اور غلط عقیدہ پر یقین و ایمان رکھتے ہوئے ان کی آمد کے اس زمانہ میں منتظر ہیں۔ اور ہر روز ان کو مایوسی و نامرادی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ انجیل اور قرآن مجید اور احادیث نبویہ صلعم کے حقیقی مصداق، حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس ایمان افزا اور روح پرور ندا پر کان دھر کر سعادتِ خدا دینی حاصل کریں گے۔

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمین آمد امام کامگار
آسمان بارد نشان الوقت می گوید زمین
این دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

وما علینا الا البلاغ

اعلانِ نکاح

مورخہ ۵ [illegible] ۷۶ء کو خاکسار نے سورب میں مکرمہ فضل النساء صاحبہ بنت مکرم عبدالرحمٰن صاحب ساکن سورب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم محمد حنیف صاحب عرف منیر احمد مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر کے عوض کیا۔ فریقین نے شکرانہ فنڈ میں ۱۰/ روپے۔ اعانت بدر میں ۱۰/ روپے اور درویش فنڈ میں ۵/ روپے ادا کئے ہیں۔

احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کیلئے موجب رحمت و برکت فرمائے

خاکسار: فیض احمد مبلغ شموگہ

لندن میں بین الاقوامی کانفرنس میں شہزادہ فیصل کی تقریر

رابطہ عالم اسلامی کیلئے لمحۂ فکریہ

از مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

آجکل لندن میں پہلی عالمی اسلامی کانفرنس جاری ہے۔ اس کانفرنس کا اہتمام یورپ میں اسلامی کونسل نے کیا ہے۔ اور یہ کانفرنس تین ماہ طویل اسلامی جشن کا ایک حصہ ہے۔ اس اسلامی جشن و نمائش کا افتتاح گزشتہ ہفتہ ملکہ برطانیہ ایلیزبتھ ثانی نے کیا تھا۔ اس اسلامی نمائش کے ذریعہ اسلامی تہذیب۔ تمدن مذہب۔ ثقافت۔ سائنس۔ ادب اور شہری زندگی میں اسلامی کامیابی کو ظاہر کرنا مقصود ہے یورپ میں اسلامی کونسل کے سکریٹری جنرل سلیم اعظم نے جو اسلامی کانفرنس کی موجودہ تنظیم کے چیئرمین بھی ہیں، اپنی خیر مقدمی تقریر میں کہا ہے کہ اس جشن اور کانفرنس کا کوئی سیاسی مقصد نہیں۔ اس کا اصل مقصد صرف اسلام کو قرآن اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی بنیاد پر صحیح طور پر لوگوں کے سامنے پیش کرنا ہے

۶ اپریل کو سعودی عرب کے شہزادہ فیصل (جو مرحوم شاہ فیصل کے لڑکے ہیں) نے کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے جو شاہی البرٹ ہال میں منعقد ہوا خطاب کرتے ہوئے دوسرے مذاہب کے ماننے والوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ :-

"وہ اسلام کو مسلمانوں کی خامیوں اور ناکامیوں کی روشنی میں نہ پرکھیں بلکہ اسلام کو قرآن و سنت اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اصل تعلیمات میں دیکھیں .... ہم شاید اسلام کا بہترین نمونہ نہ ہوں، لیکن اسلام کسی ایک گروہ کی میراث یا جائیداد نہیں ہے۔ اسلام خدا کا پیغام ہے۔ اور یہ پیغام تمام بنی نوع انسان کے لئے ہے۔"

شہزادہ نے کہا کہ :-

"جس مقصد کی طرف اسلام انسانوں کو بلاتا ہے وہ ہے تمام مادی و انسانی ذرائع و وسائل کو بلند اخلاق، انصاف، اور امن کے لئے استعمال کرنے کا مقصد ہے۔"

(انقلاب۔ بمبئی ۷ اپریل ۱۹۷۶ء صلہ)

بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کے سلسلہ میں چند حقائق رابطہ عالم اسلامی کے لئے قابل غور ہیں جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :-

اوّل :- جہاں تک بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کے انعقاد کے مقصد کا تعلق ہے کہ اسلام کو قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کی روشنی میں پیش کیا جائے۔ نہایت ہی اعلیٰ وارفع اور قابل ستائش مقصد ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی اس الحاد و مادیت کے دَور میں لوگ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ یہ صحیح اسلام عملی طور پر دنیا میں کہاں اور کس قوم میں پایا جاتا ہے۔ کیونکہ اگر ہم غیر مسلموں کے سامنے معذرت کے رنگ میں صرف یہ کہتے ہوئے چلے جائیں کہ

"اسلام کو مسلمانوں کی خامیوں اور ناکامیوں کی روشنی میں نہ دیکھیں ...... ہم شاید اسلام کا بہترین نمونہ نہ ہوں ...... بلکہ اسلام کو قرآن و سنت اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اصل تعلیمات میں دیکھیں۔"

تو غیر مسلم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ عکر

مسلمانان درگور و مسلمانی درکتاب

کہ اسلام پر عمل کرنے والے حقیقی مسلمان تو اب مر مٹ گئے اور قبروں میں جا پڑے۔ ہاں اسلام کی تعلیمات قرآن میں موجود ہیں۔ موجودہ مسلمانوں میں اسلام نہیں۔ جس کا وہ خود اعتراف و اقرار کر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں ان غیر مسلموں میں ہماری دعوت اسلام کیسے کامیاب ہو سکتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب تم خود مدعیان اسلام، اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا نہیں ہو سکتے۔ تو موجودہ حالات میں ہمارے لئے ان اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا مشکل ہے۔ پس ضروری ہے کہ داعیان اسلام یورپ کے سامنے معذرت خواہانہ موقف پیش کرنے کی بجائے ان کے سامنے دعوت اسلام کے ساتھ ساتھ اپنا اسلامی عملی نمونہ بھی پیش کریں جو ان کو متاثر کرکے اسلام کی طرف کشش کرے۔

دوّم :- قرآن مجید اور سیرت طیبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالعہ سے یہ امر ظاہر و باہر ہے۔ کہ اسلام امن و صلح۔ آزادیٔ مذہب آزادیٔ ضمیر اور باہمی رواداری کی تعلیم دیتا ہے وہ مذہب کے نام پر ظلم و تشدد سے روکتا ہے۔ بقائے باہم خود جیئو اور دوسروں کو جینے دو کے پرامن اور زریں اصول کو پیش کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مذہب اور اسلام کے نام پر کسی پر جبر و تشدد نہیں کیا۔ بلکہ خود مظلومیت کی زندگی بسر کی۔ طاقت و اقتدار ملنے پر "لا اکراہ فی الدین" کا ارشاد قرآنی آزادیٔ مذہب و ضمیر آپ کے لئے مشعل راہ رہا۔ لیکن آج اگر مسلمان مذہب و عقیدہ کے اختلاف کی وجہ سے خود باہمی طور پر ایک دوسرے سے الجھتے ہیں۔ تکفیر ان کا محبوب مشغلہ ہے۔ اور باہمی جنگ و جدل ان کو مرغوب اور انسانی خون کی ارزانی ان کا مطلوب ہے۔ تو ان متعصبانہ کردار کے ہوتے ہوئے وہ کس طرح غیر مسلموں کے سامنے اسلام کو قرآن اور سیرت طیبہ صلعم کی روشنی میں پیش کرکے ان کو متاثر کر سکتے ہیں ؟ کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ اندرونی اختلافات و خلفشار کو کم کرنے بلکہ ختم کرنے کے لئے سنجیدگی سے اسلام کی رواداری و اتحاد و صلح کی تعلیمات کو بروئے کار لانے کی اہم ضرورت بلکہ تقاضائے وقت ہے!!

سوّم :- شہزادہ فیصل نے کیا خوب کہا کہ

"اسلام کسی ایک گروہ کی میراث اور جائیداد نہیں ہے۔ اسلام خدا کا پیغام ہے اور یہ پیغام تمام بنی نوع انسان کے لئے ہے۔"

لیکن ہم حیران ہیں کہ متذکرہ بالا سنہری اور قابل قدر اصل کے ہوتے ہوئے رابطہ عالم اسلامی کو جدہ اور مکہ میں بیٹھ کر کس طرح یہ جرأت ہوئی کہ وہ احمدیوں کو جو قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے ماننے والے اسلامی ارکان تعلیمات پر عمل کرنے والے اور دنیا بھر میں تبلیغ اسلام اور اشاعت کرنے والے ہیں۔ اسلام سے خارج کرنے اور انہیں غیر مسلم قرار دے ——— ؟ کیا اسلام عرب لوگوں یا رابطہ عالم اسلامی کی "میراث و جائیداد" ہے۔ کیا اب اسلام خدا کا پیغام نہیں رہا؟

پس اگر بقول شہزادہ فیصل اسلام کسی ایک گروہ کی میراث اور جائیداد نہیں ہے۔ بلکہ اسلام خدا کا پیغام ہے۔ اور یہ پیغام تمام بنی نوع انسان کے لئے ہے۔ تو اسی اسلام کو قبول کرنے اور اسے اپنانے والے اور اسی کی تبلیغ و اشاعت کرنے والے احمدی حضرات ہیں۔ اور جو اپنے مذہب اسلام اور اپنے مسلمان ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ گو احمدیوں کو اپنے اسلام اور مسلمان ہونے کے لئے کسی حکومت یا رابطہ کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی نگاہ میں مسلمان ہے وہی مسلمان ہے۔ لیکن رابطہ عالم اسلامی کے لئے یہ لمحۂ فکریہ ضرور ہے۔ کہ وہ کس اتھارٹی کی بنا پر احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیتے ہیں؟ جب کہ بقول شہزادہ فیصل :-

"اسلام کسی ایک گروہ کی میراث اور جائیداد نہیں ہے۔"

کیا رابطہ عالم اسلامی کا موقف حدودِ خداوندی سے تجاوز نہیں

فَتَدَبَّرُوْا —!!

اخبارِ قادیان

- مورخہ ۲۲/۴/۷۶ کو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی اور مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب پونچھ کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ ان کے ہمراہ مدرسہ احمدیہ کی آخری کلاس کے تین طلباء اور بعض دیگر احباب بھی تشریف لے گئے ہیں۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔
- مورخہ ۲۳/۴/۷۶ کو نذیر احمد صاحب پونچھی کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے "مریم" نام تجویز فرمایا ہے۔ زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولودہ کے نیک و قرۃ العین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔
- مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی کی اہلیہ صاحبہ دہلی میں سخت بیمار ہیں۔ اور مولوی صاحب خود پونچھ کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ احباب سے ان کی اہلیہ صاحبہ کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

درخواست دُعا :- خاکسار کے لڑکے عزیزم سید جاوید انور کی مستقل ملازمت کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

مینیجر اخبار بدر قادیان

ایک وصیت نامہ — ایک نادر ورثہ

مرسلہ مکرم عبدالکریم رضی احمد صاحب حسینپوری، مونگھیری

تربیتِ اولاد کے سلسلہ میں میرے گزشتہ مضمون سے متعلق ایک نادر وصیت نامہ میرے خسر محترم مولوی محمد نعیم احمدی صاحب مرحوم کے کاغذات میں ملا۔ وصیت نامہ ایک قابل قدر دستاویز ہے اور اصلاح و تزکیہ نفس کے بارے میں قیمتی ہدایات پر مشتمل ہے۔ مکرر آنکہ وصیت نامہ کے مطالعہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک ذات کے پرتو نے خیال، عمل اور کردار میں کیسی پاک تبدیلی لائی تھی، جو ایسے وصیت نامہ کی محرک ہوئی — افادۂ احباب کی خاطر یہ وصیت نامہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے نیز وصیت نامہ سے متعلق شخصیتوں کے بارے میں اور وصیت نامہ کے اہم پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لئے کچھ تشریحی نوٹ درج ذیل ہیں:-

شخصیتوں کے متعلق تشریحی نوٹ

۱۔ وصیت کنندہ:- محترم مولوی علی احمد صاحب رضی اللہ عنہ ابن مولوی امجد حسین صاحب ساکن موضع جمگاؤں ضلع بھاگلپور۔ آپ ایک ممتاز اہلِ علم زمیندار خاندان کے فرد تھے اور خود اعلیٰ ذہنی لیاقت و قابلیت کے مالک تھے۔ بھاگلپور کالج میں پروفیسر تھے۔ نہایت درجہ پابندِ شرع، باوقار، بااصول اور نیک نفس تھے۔ آپ کے صاحبزادہ میاں عبدالرحیم احمد صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی شرفِ فرزندی سے نوازے جانے کی سعادت عطا ہوئی۔ وصیت نامہ پر ۱۸ر مارچ ۱۹۳۸ء کی تاریخ درج ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب آپ اپنے وطن میں ریٹائرڈ زندگی گزار رہے تھے کئی برسوں کے بعد آپ نے قادیان ہجرت کی اور تقسیم ملک کے ساتھ پاکستان میں منتقل ہوئے اور وہیں آپ کی وفات ہوئی۔

۲۔ وصیت بنام:-

(الف) محمد نعیم احمدی

(ب) صالحہ خاتون

جناب مولوی نعیم احمدی مرحوم ابن ابو محمد ابن الٰہی بخش ابن پیر بخش۔ محلہ مہولی شہر مونگھیر۔ جس طرح دکن میں برہان پور اور شمالی سندھ میں مردم خیز، روساء اور شرفاء، اہلِ علم و کمال کا خطہ تھا۔ جس کی خاک سے نامور شخصیتیں ابھریں، اسی طرح ان مشرقی اطراف میں مہولی بھی قدیم شرفاء اور بزرگوں کا مشہور مقام تھا جہاں اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حاضری دی تھی۔ اس مسکنہ کا زوال سید اسمٰعیل شہیدؒ کی تحریک کے وقت دار و گیر سے شروع ہو کر دوبارہ طاعون کی بلا سے تکمیل پاتا ہوا، ۱۹۴۷ء کی تقسیم مملکت میں کچھ اس طرح مکمل ہوا کہ اب اس پرگنہ رہنے والے کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ پڑھے بغیر آگے نہیں بڑھتے۔ اس بستی کو سزا ملنا بھی لابدی امر تھا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کی دریدہ دہنی کے ساتھ اور سنگین طور پر ان ایام میں جیسی مخالفت اس جگہ ہوئی، کم جگہوں میں ہوئی ہوگی۔ حد تو یہ ہے کہ مولوی محمد ظریف صاحب وکیل مرحوم کے جوان فوت شدہ بھائی کی نعش کو دوسرے دن قبر سے باہر نکال کر تارکول سے رنگ دیا گیا تھا۔ اس بستی میں صرف نعیم صاحب مرحوم کی ذات تھی، جو ایمان لا کر نہ صرف ثابت قدم رہی بلکہ مخالفین کے نت نئے ستم کا خندہ پیشانی سے صبر اور تحمل کے ساتھ تادمِ آخر حسنِ سلوک سے جواب دیتی رہی۔ پہلے خود ایمان لائے پھر اپنے والد مرحوم کو احمدی کیا۔ موصوف کو کلام پاک سے عشق تھا۔ میں نے ان کے عمر کے آخری بیس سالوں میں، جب اس خاندان سے میرے تعلقات ہوئے، ان کو "شب زندہ دار" سجود اور تلاوت میں بیشتر وقت مشغول پایا۔ آپ کے اندر فدائیت کا جذبہ کچھ ایسا تھا کہ ہر ہر احکام کی تندہی سے پیروی کرتے اور دوسروں کو بھی تاکید کرتے روز شام کو لوگوں کو بٹھا کر تدبر پڑھ کر تبلیغ بطور فریضہ کے کرتے۔ جب تک بارزگار رہے، گھر آنے سے قبل تنخواہ میں سے چندہ ارسال کر دیتے۔ آپ نے ۸۵ برس کی عمر پائی۔ ۲۴ر فروری ۱۹۷۲ء کو اس دارِ فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائی۔ آپ کے بڑے فرزند نسیم احمد، کمر کی ہڈی مجروح ہو جانے کے باعث جوان مرگی کی وجہ سے آخری ایام چند در چند صعوبت اور دشواریوں میں گزارے۔ مگر آپ کے معمولات اور چہرہ سے صبر اور تشکر ہی جھلکتا رہا۔ آپ مولوی علی احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے سگے بھائی کے داماد بھی اور اسی عزیزانہ قرابت کے تحت وصیت نامہ ان کو بھیجا گیا تھا۔

(ب) محترمہ صالحہ خاتون دختر وزیر الدین ابن امجد حسین صاحب ساکن جمگاؤں بھاگلپور۔ آپ کی شادی مولوی محمد نعیم احمدی مرحوم سے ہوئی۔ آپ مولوی علی احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی سگی بھتیجی اور مولوی عبدالباقی صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم ناظم احمدیہ اسٹیٹ سندھ کی ہمشیرہ تھیں۔ مولوی عبدالباقی صاحب رضی اللہ عنہ، میاں خلیل احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے خسر تھے۔ اس نسبت سے وصیت نامہ میں آپ کا نام ہے۔ موصوفہ کم سخن، نیک سیرت، خدمت گزار اور پابند صوم و صلوٰۃ بی بی تھیں۔

وصیت نامہ کے اہم پہلوؤں سے متعلق تشریحی نوٹ

۱۔ عام طور سے وصیت اموال، جائیداد، مکان، قرض، تعلقات دنیوی وغیرہ کے لئے کی جاتی ہے۔ اس وصیت نامہ میں دین کی دولت کے حصول کے لئے وصیت کی گئی ہے تا عزیزوں کا انجام بخیر ہو اور انہیں رضائے الٰہی حاصل ہو جائے۔ اللہ اکبر! سچی ہمدردی تو اسی کو کہتے ہیں۔ دنیاوی زندگی تو ہر شخص بہر حال کاٹ ہی لیتا ہے۔ اور یہ زندگی اُخروی زندگی کے مقابلہ میں شاید ایک دن کے بھی برابر نہ ہو۔ اصل حیات تو بعد ممات ہے۔ دور اندیشی اور تدبر کا تقاضہ ہے کہ اپنے اور اپنے عیال کے لئے اس کامیاب زندگی کی تعمیر میں دعا کے ساتھ کوشاں رہیں کہ روزِ جزا شرمندگی دامنگیر نہ ہو۔

۲۔ وصیت نامہ نہایت خوشخط لکھایا گیا ہے اور قرینِ قیاس ہے کہ مرحوم نے اپنے سبھی عزیزان و اقرباء کو بھیج کر اپنے آپ کو ترغیبِ نیکی کے فرض سے سبکدوش کیا ہے۔

۳۔ وصیت نامہ میں کل چودہ (۱۴) نکات ہیں جو علم، عمل، عام ہمدردی، مجاہدانہ زندگی بسر کرنے اور دنیاوی فوائد کے متعلق بصیرت افروز نصائح پر مشتمل ہیں۔ ہر ایک نکتہ ایک ایسی نصیحت ہے جس میں دونوں جہاں کی بھلائی اور خیر مضمر ہے۔ ساتھ ہی ساتھ انمول موتی کے مشابہ ہے بشرطیکہ اس پر عمل کیا جائے۔

۴۔ اس وصیت نامہ کو پڑھنے سے واضح ہوتا ہے کہ اصلاح و تزکیہ النفس کے لئے قرآن مجید کے ساتھ احادیث صحیحہ اور تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پڑھنا اشد ضروری ہے۔ خاص خاص کتب کی نشاندہی وصیت نامہ میں کر دی گئی ہے۔ امید ہے کہ ناظرین انہیں پڑھنے کی سعادت حاصل کریں گے۔

۵۔ ایک زبردست نکتہ، جو دراصل روحِ فلسفۂ دین ہے، اس وصیت نامہ میں قابلِ غور ہے۔ سرور دائمی اور اطمینانِ قلب اصل مرادِ انسانیت ہے۔ اور اسی کے حصول کا طریق اس وصیت نامہ میں بتایا گیا ہے۔ فی زمانہ امریکہ اور یورپ سرورِ دائمی کی تلاش میں بھٹک کر بھنگ اور چرس اور دیگر منشیات جو اخلاقیات کے لئے سمِ قاتل ہیں، میں کھو کر رہ گیا ہے جبکہ اسلام نے اپنی تعلیمات کے ذریعہ اس کے حصول کا پتہ بتایا ہے۔

۶۔ اس زمانہ میں ریڈیو شاید ابھی ایجاد نہیں ہوا تھا۔ سینما گرچہ وجود میں آچکا تھا۔ مگر اس کے اثراتِ بد عالمگیر نہیں ہوئے تھے۔ ناول کا مطالعہ البتہ عام تھا جس کے پڑھنے سے تاکیداً منع کیا ہے اور اس کو ارشاد خداوندی "لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى" کے خلاف قرار دیا گیا ہے۔

۷۔ جن کتابوں کے پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے ان کے نام پڑھنے سے ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں تعلیم کا معیار کتنا بلند تھا۔ عربی کی تحصیل دین کا ضروری جزو سمجھی جاتی تھی جو ایک ناگزیر صداقت ہے۔ ہم احمدیوں کو خصوصاً عربی کی ابتدائی تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے۔

۸۔ ہنر سیکھنے کی ترغیب اور پس انداز کرنے کی نصیحت کو اس زمانہ کی بڑھتی ہوئی آبادی۔ اشیائے ضروری کی کمیابی، معیارِ زندگی میں تصنع اور تکلفات کے تحت مزید اخراجات کا بوجھ اور روزگار کی کساد بازاری کے باعث، وقت کی پکار سمجھا جانا چاہیئے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہنر سیکھنے والا شخص خود کو ذہنی بیماری اور غلامی سے بچا سکتا ہے۔ اور آزادانہ طور پر کسبِ رزق کر سکتا ہے۔

۹۔ دعا مومن کے لئے ویسے ہی ہے جیسے ایک سپاہی کے لئے ہتھیار۔ ہم احمدیوں سے بڑھ کر دعا کی افادیت کا زندہ گواہ کون ہو سکتا ہے۔ دعا ہی ہمارا اوڑھنا اور بچھونا ہے۔ دعا کے بغیر تو ہم جی بھی نہیں سکتے۔ بندہ اپنے خالق و مالک سے ہر حالت اور ہر زبان میں ہر وقت دعا کر سکتا ہے۔ مگر وہ مسنون دعائیں جو نماز میں پڑھی جاتی ہیں، تاثیر میں اکسیر اور کیمیا ہیں۔ ان دعاؤں کو یاد کرنے اور پڑھنے کی خصوصی ترغیب دی گئی ہے۔

علّٰہ نظر تو سب ہی رکھتے ہیں، دیدہ بینا کا دعویٰ تو عام ہے مگر حقائق کو پرکھنے اور صراطِ مستقیم کی راہ دکھانے والی نظر اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ہی بخشتا ہے اس زمانہ میں یہ نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کے خلفاءِ عظام کی صحبت خطبات، تحریرات اور کتابوں سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ وصیت کنندہ کی تحریر سے ظاہر ہے کہ کیسی پاک تبدیلی مہدیٔ برحق علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں میں اپنے انفاسِ قدسیہ سے پیدا کی۔ یہ وصیت نامہ بتاتا ہے کہ ایمان کے مدارج کیا ہیں۔ اور ایک احمدی کو اُن تک کیسے پہنچنا ہے۔؟

یہ وہ بزرگ تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ پایا۔ کہیں بُعد زمانہ ہمیں دین سے دور تو نہیں لے جارہا۔ کہیں ہم اور ہماری اولاد دینی علم حاصل کرنے میں سُست تو نہیں پڑ رہی؟

یہ وصیت نامہ جو ذیل میں من وعن نقل کیا جارہا ہے "فَذَکِّرْ" کے ارشاد خداوندی کی تعمیل میں ایک کوشش ہے ـــــ خدا کرے کہ ہم اپنا تجزیہ خود کرکے، اپنی اور اپنے اہل وعیال کی اصلاح و رشد کے فرض کو انجام دینے والے ہوں۔ آمین
آیئے اب وصیت نامہ کا مطالعہ کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلی المسیح الموعود

برخورداران نورچشمان عزیزان محمد نعیم وصالحہ سلمہما

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ذیل میں یہ خداوند تعالیٰ عم نوالہ وجل جلالہ کا سب سے زیادہ ناکارہ بندہ اپنی وصیت لکھتا ہے۔ تم عزیزوں کو لازم ہے کہ اسے بغور پڑھو اور عمل کرو کہ مولیٰ کریم و اس عاجز کی خوشنودی کا باعث ہو۔ میں سالہا سال سے تم لوگوں کو مختلف نصیحتیں کرتا رہا ہوں جن پر عمل کرنا فلاح دارین حاصل کرنے کا یقینی ذریعہ ہوسکتا ہے۔ اب بھی اس وصیت نامہ میں چند نصائح تحریر کرتا ہوں۔ میری سابق نصیحتیں تو ہدایاتِ معمولی تھیں لیکن یہ وصیت میں شامل ہیں۔ عموماً لوگ اپنے بزرگوں کی وصیت کو قبل کی زندگی میں کی ہوئی نصائح سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور اس پر عمل کرنا فرض سمجھتے ہیں اور اس کی خلاف ورزی کو گناہ تصور کرتے ہیں۔ تم عزیزوں کی سعادت مندی سے بھی میں ایسی ہی اُمید رکھتا ہوں۔ کیا تم لوگ میری آخری اُمید پوری کرو گے؟

(۱) اصلاح و تزکیہ نفس کے لئے وہ نصائح جو قرآن مجید و احادیث صحیحہ و تصانیف مبارکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وخلفائے حضرت ممدوح میں درج ہیں کافی سے بہت زیادہ ہیں۔ اس لئے تم عزیزوں کو درد دل سے وصیت کرتا ہوں کہ ان متبرک و مقدس کتابوں کو روزانہ اس نیت سے مطالعہ میں رکھو کہ ان کے اندر مندرجہ نصائح پر عمل کرکے فلاح دارین حاصل کرو گے۔ مؤخر الذکر حضرات کی تصانیف میں سے علی الخصوص دس شرائطِ بیعت کشتی نوح۔ ذکرِ الٰہی۔ عرفانِ الٰہی۔ منہاج الطالبین کے کم از کم دو صفحے روزانہ وظیفہ کے طور پر پڑھو باری باری۔

(۲) ہمارے خالق و مالک و رب رحیم کا یہ منشا ہے کہ انسان جسمانی و ذہنی و اخلاقی و روحانی ترقی کرے یعنی جتنے قویٰ و استعدادیں و قابلیتیں اُسے دی گئی ہیں اُنہیں مجاہدہ کے ذریعہ سے کمال تک پہنچائے۔ لہٰذا میں تمہاری ہمدردی میں گداز دل کے ساتھ یہ وصیت کرتا ہوں کہ خداوند کریم کے منشا کے پورا کرنے میں انتہائی کوشش سے کام لو۔ ع تا سرِ دردا کمی یابی زخیر المحسنین

(۳) اپنے اہل وعیال کی ہر طرح کی تربیت میں اپنی انتہائی طاقت سے سعی کرو۔

(۴) تعمدل سے نکلی ہوئی دُعاؤں کو اپنے معمولات روزانہ میں داخل کرو۔

(۵) کتاب الصرف وکتاب النحو وعربی بول چال ہر دو حصہ مصنفہ حافظ عبدالرحمٰن صاحب امرتسری کو خوب اچھی طرح یاد کر ڈالو۔ اور اس کے جملہ مشقوں کو حل کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کل عربی تصانیف کو سبقاً پڑھ جاؤ۔ اور بار بار اپنے طور پر پڑھو۔ کتب احادیث میں سے کم سے کم مشکوٰۃ شریف کو ضرور بالضرور زیر مطالعہ رکھو۔ روزانہ آدھ گھنٹہ ان کاموں کے لئے کافی ہے۔

(۶) اپنی ماہوار آمدنی کا کم سے کم ⅒ حصہ پس انداز کرو۔ اور اسے ہرگز بڑھاپے سے پہلے خرچ نہ کرو۔ ہاں کامل احتیاط کے ساتھ اور پوری دور اندیشی سے کام لے کر اسے کسی مفید کاروبار یا نفع مند جائیداد کی خرید اری میں حسب موقعہ خرچ کرسکتے ہو بچوں کی تعلیم و تربیت و شادی بیاہ کے لئے دوسرا ⅒ حصہ پس انداز کرنا چاہیئے۔

(۷) ہمدردیٔ مخلوقِ الٰہی (خواہ انسان ہو خواہ حیوان ہو۔ خواہ انسان کسی مذہب و مشرب کا ہو) کو اپنا فرض انسانیت سمجھو اور ہر ایک کے دُکھ سُکھ شادی و غمی میں حتی المقدور شرکت کرو۔

(۸) خوب یاد رکھو کہ اس زمانہ میں اسلام سے بڑھ کر کوئی غریب نہیں اور دو ڈھائی سو سال تک یہی حالت رہے گی۔ اس مدت میں ہر ایک احمدی کو خواہ وہ کتنا ہی دولتمند ہو زاہدانہ و سپاہیانہ زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ اس لئے میری تم لوگوں کو وصیت ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو گو کتنی ہی دولت تمہیں حاصل ہو۔

(۹) نماز میں پڑھی جانے والی دُعاؤں کا ترجمہ ضرور بالضرور یاد کرو۔

(۱۰) رسالہ ادعیۃ الرسول یا ادعیۃ الاحادیث میں جو مسنون دُعائیں مختلف موقعوں کے لئے درج ہیں۔ انہیں معہ ترجمہ یاد کرو اور ان کا حسب موقعہ حضورِ قلب سے وِرد کرو۔

(۱۱) ناول خواہ انگریزی میں ہو یا اُردو یا فارسی یا عربی میں ہو اور کتنے ہی مہذب پیرائے میں لکھا گیا ہو۔ اس کا پڑھنا خصوصاً غیر شادی شدہ لڑکے اور لڑکیوں کے لئے ارشاد خداوندی "لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی" کی خلاف ورزی یقین کرو۔ اور ہرگز نہ پڑھو۔ اس کی بجائے تاریخیں اور مشاہیر عالم کی سوانح عمریاں خصوصاً اسلامی تاریخ اور مسلمان مشاہیر کی سوانح عمریاں جس قدر بھی ممکن ہو زیر مطالعہ رکھو۔

(۱۲) طب کی (خواہ یوروپی ہو خواہ یونانی خواہ ہندی) کتابوں کا مطالعہ کرو۔ اور ہومیوپیتھی۔ ہائیڈروپیتھی .... کی ایک ایک مستند کتاب کو اکثر پڑھتے رہو۔ اور دیگر قسم کی سائنس خصوصاً علمی کیمسٹری کی کتابوں سے خاص دلچسپی رکھو۔

(۱۳) کوئی نہ کوئی ہنر ضرور بالضرور سیکھو۔

(۱۴) اپنی زندگی کا مقصد حصولِ رضائے الٰہی قرار دو۔ روحانیت بغیر اخلاق فاضلہ کی تکمیل کے حاصل نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا اس کا خاص طور پر اہتمام کرو۔ اور اس کے متعلق تعلیمات قرآنی کی جیتی جاگتی تصویر بن جاؤ۔

● اگر ہوسکے تو اس ناچیز بدترین انسان کی مغفرت کے لئے روزانہ توجہ سے دُعا کرو۔

اللّٰہ بس باقی ہوس

اوصیکم ونفسی بتقوی اللّٰہ المنان فی السر والاعلان۔ ذروا ظاھر الاثم و باطنہ۔ ترجمہ۔ میں تمہیں اور اپنے آپ کو بڑے احسان کرنے والے خدا سے پوشیدگی اور ظاہر میں ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں۔ ظاہری اور باطنی ہر قسم کے گناہ سے باز آجاؤ۔

خاکسار: علی احمد عفی عنہ اللہ الصمد ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۳۸ء

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

(۱) جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں۔ جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں۔ جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کیجئے اور اس پر غور و تدبر کیا جائے۔

(۴) تسبیح و تحمید اور درود شریف اور استغفار کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دُعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:-

(۱) ـــ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

(۲) ـــ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

(۱) تسبیح وتحمید: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔
درود شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔
استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْۢبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

اذکروا موتاکم بالخیر

والدہ محترمہ کا ذکرِ خیر

از مکرم سید مسعود احمد صاحب کٹشکی

میری والدہ محترمہ ۱۸۹۳ء میں ایک غیر احمدی کے گھر میں پیدا ہوئیں اور اُن کی شادی ایک احمدی سے ہوئی۔ شادی کے بعد وہ احمدیت میں داخل ہوئیں اور شمسی حساب سے ۸۳ سال کی عمر پائی۔ ۲۳/۲۴ دسمبر ۱۹۷۵ء کی درمیانی شب کو آپ کی وفات ہوگئی۔ آپ کا نام زینت النساء تھا۔ اور آپ موصیہ تھیں۔ آپ بہت نیک اور پارسا تھیں۔ آپ کی سیرت کا مختصر ذکر درج ذیل ہے۔

اپنی شادی کے بعد ہمارے والد صاحب نے انہیں کسی قسم کی تبلیغ نہیں کی لیکن چونکہ آپ کی فطرت نیک تھی اور سعادت مندی تھی اس وجہ سے آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے شرح صدر حاصل ہوا اور بیعت کرکے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئیں۔ مرحومہ اپنے خاندان کی پہلی احمدی تھیں۔ پنج وقتہ فرض نماز کے علاوہ تہجد باقاعدگی سے پڑھا کرتی تھیں اور اپنے بچوں کو نماز کے لئے بڑی سختی سے تاکید کرتی تھیں۔ مجھے اپنے بچپن کا واقعہ یاد ہے کہ صبح کی نماز کے لئے خصوصیت سے تاکید کرتیں لیکن جس دن میں یہ نماز نہیں پڑھ سکتا تو سخت خفا ہوتیں۔ سلسلہ کے مختلف چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ اور مرکزی کارکنان (انسپکٹران) جو بھی ہماری جماعت (سوریو) کو تشریف لاتے ان کی بہت تعظیم و تکریم کرتیں۔ لازمی چندوں کے متعلق بہت محتاط ہوتیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جبکہ ہم اپنی جماعت (چھوٹی ہونے کی وجہ سے) نمازِ عید کی نماز نہیں پڑھ سکتے تھے اور جماعت احمدیہ سونگھڑہ میں عیدین پڑھا کرتے تھے (یعنی بچے ہی) تب میری والدہ نے نماز کے لئے آتے وقت اُٹھو آنے صدقۃ الفطر کی دانیگی کے لئے میرے ہاتھ میں دئے۔ مجھے یہ علم نہیں تھا صدقۃ الفطر کیا ہوتا ہے اور کہاں دیا جاتا ہے چنانچہ راستہ میں ہی ایک جگہ (کنارہ بٹنہ) میں یہی مٹھائی اسے خرچ کر دیا اور اس کی اطلاع والدہ کو نہ دی۔ لیکن کچھ دنوں کے بعد آپ نے ربوہ میں کسی بزرگ کو یہ شکایت کرتے ہوئے دیکھا کہ تیرے بیٹے نے صدقۃ الفطر ادا نہیں کیا ہے۔ چنانچہ والدہ نے مجھ سے دریافت کیا تو بات کھل گئی اور والدہ صاحبہ نے فوراً صدقۃ الفطر ادا کر دیا۔

آپ کے اندر فیاضی اور غریب پروری کا مادہ بھی بہت تھا۔ ہمارے گاؤں کے قریب ایک دریا "مہانادی" کے نام سے بہتا ہے۔ اور کئی سال پہلے اکثر اس کی وجہ سے سیلاب آجاتا تھا اور لوگ بُری طرح متاثر ہوتے تھے۔ اس موقع پر آپ دل کھول کر متاثرہ افراد کی مدد کرتیں اور گھر میں جتنا چاول محفوظ ہوتا وہ سارے کا سارا تقسیم کر دیتیں۔ ایک مرتبہ مغرب کے وقت اُن کے کمرہ کی طرف سے سُرسُر کی آواز آئی جب بہوؤں نے چور سمجھ کر معائنہ کیا تو معلوم ہوا کہ ایک بیکس عورت چھپ کر کھڑی تھی اور ساس صاحبہ (یعنی میری والدہ) جلدی جلدی ایک بوریا میں دھان بھر رہی تھیں۔ چونکہ وہ جلدی میں تھیں اس لئے انہیں محسوس نہ ہو سکا کہ اُس بوریا کے نیچے کی جانب بڑا سوراخ ہے۔ اُدھر سوراخ کے راستہ سے دھان نکل کر گر رہا ہے جس کی وجہ سے سُرسُر کی آواز نکل رہی ہے۔ جب بہوؤں نے پوچھا کہ یہ کیا کر رہی ہو تو آپ بہت گھبرائیں نیز جھینپ کر کہنے لگیں کہ "تم کون ہو بولنے والی میری چیز اور میرے لین دین پر تم لوگ کیوں نگاہ رکھتے ہو" بہوؤں نے عرض کیا کہ ہمیں کہہ دیتیں تو ہم خود دے دیتے اور آپ خواہ مخواہ جلد بازی میں تکلیف اُٹھاتی ہیں اور اُدھر لاعلمی میں سوراخ کے ذریعہ دھان کا نقصان بھی ہو رہا ہے۔ آخر کار بہوؤں نے آدھا بوریا دھان اُس عورت کو دے دیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ عورت دو دن سے اپنے بچوں سمیت بھوکی تھی۔

الحمد للہ!! زینت النساء کی اپنی چیز ہو یا مالِ۔ لیکن دینا چاہتی ہیں تو چھپا کر گویا وہ چاہتی تھیں کہ ان کا دایاں ہاتھ دے اور ان کا بایاں ہاتھ بھی نہ جانے۔ چنانچہ وہ اپنے تینوں لڑکوں سے کہتیں کہ مجھے اپنے جیب خرچ کے لئے کچھ کچھ روپے دیا کرو۔ اور ہم انہیں ۲/۱ روپیہ اکثر دیا کرتے تھے۔ وہ خود کبھی پان چائے وغیرہ کبھی کی عادت نہیں تھی۔ اور طرفہ یہ کہ جس دن روپیہ ملا وہ اسی دن ختم۔ دریافت کرنے پر خفا ہو جاتیں کہ "تم لوگ حساب لینے والے کون ہو"۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ کوئی سائل ہمارے گاؤں میں آیا اور ہمارے پڑوس کے ایک آدمی نے اُس کے سوال کے مطابق رات کا کھانا منظور کیا۔ لیکن جب سائل بروقت پہنچا تو اُس آدمی کا گھر بند پایا سائل مایوس ہو کر لوٹ رہا تھا اور والدہ صاحبہ سے شکایت بھی کی۔ جب ہم لوگ سب کھا کر سو گئے تھے۔ والدہ صاحبہ نے اُسے بلایا اور ہمارے گھر میں پکایا ہوا چاول تو تھا مگر سالن نہیں تھا۔ لیکن والدہ صاحبہ نے بغل والے کسی گھر سے سالن مستعار منگوا کر اُسے کھلایا۔ اللّٰھم ارحمھا۔ وہ سائل دعا دیتا ہوا چلا گیا۔

آپ کی فطرت میں زہد تھا۔ درثمین کے اشعار اکثر گنگنایا کرتیں اور ہمیں سنایا کرتیں۔ اور آپ کی بینائی کمزور ہونے کی وجہ سے اپنے پوتے پوتیوں کے قریب تلاوت قرآن سننے کے لئے بیٹھتیں۔ اور اُن کی غلطیوں کی اصلاح کرتی رہتیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صاحبہ رؤیا و کشوف تھیں ۱۹۵۳ء کے آخیر میں میرے چھوٹے بھائی سید بشیر احمد بہت بیمار ہوئے وہ ہمارے گاؤں سے ۲/۱ میل دور سونگھڑہ میں تھے۔ ان ایام میں میری اہلیہ اور دوسرے افراد بشیر احمد کی بیمار پرسی کے لئے سونگھڑہ آ رہے تھے کہ والدہ کو علم ہو گیا اور انہوں نے روک دیا کہ مت جاؤ۔ بشیر احمد کی وفات ہو گئی ہے۔ تم ہرگز جا کر اُسے زندہ نہیں دیکھ سکتے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ لوگ سونگھڑہ میں اُس وقت پہنچے جب بشیر احمد کی روح پرواز کر چکی تھی۔ نیز ۱۹۷۴ء کے اپریل مئی میں آپ کو متعدد رؤیا دکھائے گئے۔ کہتی تھیں کہ صرف مارپیٹ اور لڑائی جھگڑوں کے نظارے دیکھتی ہوں۔ اور دل بہت گھبراتا ہے۔ چنانچہ پاکستان کے اینٹی احمدیہ ایجیٹیشن ہی جس کی تعبیر تھی۔ مجھے اُمید ہے کہ غفور الرحیم میری والدہ سے اُن متوفی بزرگان جیسا سلوک کریگا جن کا ذکر حضرت مسیح موعودؑ اس طرح فرماتے ہیں:-

"ایک شخص ایمان اور عمل کی ادنیٰ حالت میں فوت ہوتا ہے۔ تو تھوڑی سی سوراخ بہشت کی طرف اس کے لئے نکالی جاتی ہے کیونکہ بہشتی تجلی کی اُسی قدر اس میں استعداد موجود ہوتی ہے۔ پھر بعد اس کے اگر وہ اولاد صالح چھوڑ کر مرا ہے جو جد و جہد سے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور صدقات و خیرات اس کی مغفرت کی نیت سے مساکین کو دیتے ہیں۔ یا ایسے کسی اہل اللہ سے اس کی محبت تھی جو تضرعات سے جناب الٰہی سے اس کی بخشش چاہتا ہے۔ یا کوئی ایسا خلق اللہ کے فائدہ کا کام وہ دنیا میں کر گیا ہے۔ جس سے بندگانِ خدا کو کسی قسم کی مدد یا آرام پہنچا ہے۔ تو اس خیر جاری کی برکت سے وہ کھڑکی اس کو جو بہشت کی طرف کھولی گئی دن بدن اپنی کشادگی میں ہوتی جاتی ہے اور سبقت رحمتی علیٰ غضبی کا منشاء اور بھی اُس کو زیادہ کرتا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ کھڑکی ایک بڑا وسیع دروازہ ہو کر یہاں تک نوبت پہنچتی ہے کہ شہیدوں اور صدیقوں کی طرح وہ بہشت میں داخل ہو جاتا ہے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ ۱۵۱)

نیز فرمایا:-

"وہ یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے اس کھڑکی کے کھولنے کیلئے پہلے سے اس قدر سامان کر رکھے ہیں جن سے بتصریح معلوم ہوتا ہے کہ اُس کریم کا اصل منشاء یہی ہے کہ اگر ایک ذرہ ایمان و عمل لے کر بھی اُس کی طرف کوئی سفر کرے تو وہ ذرہ بھی نشو و نما کرتا رہیگا اور اگر کسی اتفاق سے تمام سامان اُس خیر کے جو میت کو اس عالم کی طرف سے پہنچتی ہے نابود ہیں۔ تاہم یہ سامان کسی طرح نابود اور گم نہیں ہو سکتا کہ جو تمام مومنوں اور نیک بختوں اور شہیدوں اور صدیقوں کے لئے تاکیدی طور پر یہ حکم فرمایا گیا کہ وہ اپنے اُن بھائیوں کے لئے بدل و جان دعائے مغفرت کرتے رہیں جو اُن سے پہلے اس عالم سے گذر چکے ہیں اور ظاہر ہے کہ جن لوگوں کے لئے ایک لشکر مومنوں کا دعا کر رہا ہے وہ دعا ہرگز ہرگز خالی نہیں جائے گی۔ بلکہ وہ ہر روز کام کر رہی ہے اور گنہگار ایمان دار جو فوت ہو چکے ہیں اُن کی اس کھڑکی کو جو بہشت کی طرف تھی بڑے زور سے کھول رہی ہے۔ ان دعاؤں نے اب تک بے شمار کھڑکیوں کو اس حد تک کشادہ کر دیا ہے کہ بے انتہا ایسے لوگ بہشت میں پہنچ چکے ہیں جن کو اوّل دنوں میں صرف ایک چھوٹی سی کھڑکی بہشت کے دیکھنے کیلئے عطا کی گئی تھی۔"

(ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ ۱۵۱ و ۱۵۲)

مرحومہ نے اپنے پیچھے دو لڑکے ایک لڑکی اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے اور نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب سے درخواست ہے کہ ہمیشہ مرحومہ کے درجات بلند ہونے کے لئے دعا کریں اور ہم پسماندگان کو نیک بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

پونچھ میں آنریبل ڈاکٹر کرن سنگھ وزیر مملکت ہندوستان کی تشریف آوری اور احمدی مبلّغ کی طرف سے اسلامی لٹریچر کی پیشکش

مورخہ ۱۷ اپریل کو ہندوستان کے وزیر صحت آنریبل ڈاکٹر کرن سنگھ صاحب جو جموں و کشمیر کے سابقہ مہاراجہ ہری سنگھ کے اکلوتے بیٹے ہیں۔ پونچھ تشریف لائے۔ خاکسار نے جناب میر غلام محمد صاحب ایم۔ایل۔اے۔ نائب صدر کانگریس جموں و کشمیر اور یوتھ کانگریس کے جواں سال لیڈر میر جہانگیر حسین صاحب سے مشورہ کیا کہ جناب وزیر صاحب موصوف کی خدمت میں خاکسار اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کرنا چاہتا ہے۔ لہٰذا مجھے وقت دیا جائے۔ جس پر ہر دو لیڈروں نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس نیک کام کے لئے آپ کو ضرور وقت دیا جائے گا۔

چنانچہ خاکسار نے اسلامی لٹریچر کا مکمل سیٹ خوبصورت کاغذ میں پیک کیا۔ اور میر غلام محمد صاحب نے خاکسار کو موقعہ فراہم فرمایا کہ وزیر موصوف کو ایک عظیم اجتماع میں یہ لٹریچر پیش کر سکوں۔ جب خاکسار نے وزیر مملکت کو لٹریچر کا پیکٹ دیا تو موصوف نے سارے اجتماع کے سامنے عقیدت اور پیار سے جھک کر پیکٹ کو اپنی پیشانی کو لگایا اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ جس پر عزیز جماعت کے باشعور عقلمند طبقہ نے مجھے مبارک باد دی لیکن بعض متعصب افراد نے بُرا منایا تو کالج کے طلباء نے ایسے افراد کو کہا کہ احمدی مبلّغ نے تو اسلامی لٹریچر وزیر موصوف کی خدمت میں پیش کیا لیکن آپ مسلمانوں کے حصہ میں کیا آیا؟ اسلام کی خدمت تو یہی لوگ کر رہے ہیں اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کا درد اور اُس سے محبت ان لوگوں کو ہی ہے جو اپنے عمل سے ثابت کر رہے ہیں اور یہی لوگ دراصل مسلمان ہیں آپ لوگ اسلام کی یہ خدمت ضرور کر رہے ہیں کہ بجائے اس کے کہ تبلیغ کی جائے آپ اُن لوگوں کو جو اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اُن پر کفر کے فتوے صادر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری سعی کو قبول فرمائے اور ہمیں احسن رنگ میں اسلام کی خدمت بجا لانے کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار۔ حمید الدین شمس مبلّغ جماعت احمدیہ پونچھ

قادیان میں مجلس خدام الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۵ اپریل کو بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں مکرم بی۔ایم داؤد احمد صاحب مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم اور قرآنی عہد کے بعد عزیز رفیق احمد گجراتی متعلم مدرسہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق فاضلہ کے عنوان پر تقریر کی بعدہٗ مکرم ظہیر احمد صاحب حافظ آبادی بی۔اے کارکن نظارت تعلیم قادیان نے "احمدی نوجوانوں کو کیسا ہونا چاہیئے" کے عنوان پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کا ایک جامع مضمون پڑھ کر سُنایا۔ ازاں بعد خاکسار نے نوجوانوں کو تعلیم القرآن کلاس میں باقاعدگی اختیار کرنے کی توجہ دلائی۔ پھر مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری قادیان نے نوجوانوں کو نہایت دلنشین پیرایہ میں بعض اصلاحی امور کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں صدر اجلاس نے بھی نوجوانوں کو مفید باتیں بتائیں۔ دُعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار امسال (۱۹۷۶) B.A میں بیٹھ رہا ہے۔ امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے نیز خاکسار نے پہلے دنوں ایک انٹرویو دیا تھا، اس میں بھی بفضلہٖ تعالیٰ کامیابی کے لئے۔ اور میرے بڑے بھائی مکرم امتیاز احمد صاحب کی مستقل ملازمت کا بھی فیصلہ ابھی چند دنوں میں ہونے والا ہے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔ خاکسار۔ شاہ ناصر احمد گیا۔ (بہار)

۲۔ خاکسار کے خسر محترم محمد یعقوب اللہ صاحب ... جماعت ... کاروبار میں سلسلہ میں کافی پریشانیاں ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی ...

ناصرات الاحمدیہ مدراس کا سالانہ اجتماع

ناصرات الاحمدیہ مدراس کا سالانہ اجتماع گزشتہ دنوں منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

عزیزہ اسٹریل بیگم کی تلاوت قرآن مجید کے بعد ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں نے اپنا ترانہ سُنایا۔ ترانہ کے بعد گروپ اوّل کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق۔ اوّل عزیزہ رشیدہ۔ دوئم عزیزہ مریم صدیقہ۔ سوئم عزیزہ نیاز سلطانہ قرار پائیں۔

گروپ اوّل کے تقریری مقابلہ کے بعد گروپ دوئم کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق اوّل عزیزہ وحیدہ عمر۔ دوئم عزیزہ رشیدہ عمر۔ سوئم عزیزہ ناصرہ قرار پائیں۔

گروپ سوئم کے تقریری مقابلہ میں۔ اوّل عزیزہ مبشرہ۔ دوئم عزیزہ طاہرہ سوئم عزیزہ دو ثمین قرار پائیں۔

ہر سہ گروپس کے تقریری مقابلہ کے بعد سوال و جواب کے مقابلہ میں عزیزہ مریم صدیقہ اور نیاز سلطانہ اوّل آئیں۔

اس اجتماع میں غیر احمدی مستورات نے بھی شرکت کی اور دلچسپی سے پروگرام کو سُنا۔ دُعا کے بعد اجتماع برخواست ہوا۔

خاکسارہ۔ ناصرہ بیگم سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مدراس۔

نتیجہ امتحان ختم نبوت کی حقیقت

ایک ضمیمہ

مندرجہ ذیل دو جماعتوں کے نتائج شائع ہونے سے رہ گئے تھے جواب شائع کئے جا رہے ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

۱۔ جماعت احمدیہ کالیکٹ کیرالہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم اے۔ وی۔ حسن کویا صاحب	۸۴
۲	ر آئی۔ کے محمد علی صاحب	۶۱
۳	ر وی۔ پی۔ مامون صاحب	۵۰

۲۔ جماعت احمدیہ کرولائی کیرالہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم ٹی۔ کے محمد صاحب	۴۴
۲	ر کے۔ انوار رشید صاحب	۴۱
۳	ر ٹی۔ کے محمود صاحب	۳۹

تصحیح

اخبار بدر مجریہ یکم اپریل ۱۹۷۶ء کے کالم ۳ صفحہ ۱۲ میں درخواست دعا کے عنوان کے تحت عزیز سید عبد القیوم آفتؔ مجو بیشور کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ خاکسار بی کام کا امتحان دے رہا ہے اور آئندہ ایم بی بی ایس کرنا چاہتا ہے۔

دراصل امتحان سید رضوان الحق ابن سید عبد القیوم صاحب دے رہے ہیں۔ احباب عزیز رضوان الحق کی دونوں امتحانوں میں کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔

خاکسار۔ سید بدر الدین احمد انسپکٹر وقف جدید قادیان

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرم عبد الباقی صاحب مجسٹریٹ صاحب گنج (بہار) کی بڑی بیٹی عطیۃ الحنان کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے اُن کی بیٹی کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ محمد کریم متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

۲۔ میرے چچا جان محترم مولوی سید بشیر الدین احمد صاحب ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ کچھ افاقہ ہو گیا تھا لیکن اب دوبارہ بیماری عود کر آئی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت عاجلہ عطا فرمائے اور کام کرنے والی لمبی زندگی بخشے۔

خاکسار۔ سید نذیر الدین احمد انسپکٹر وقف جدید

۳۔ خاکسار کا APPRENTICE کا امتحان مورخہ ۲۹ اپریل سے شروع ہے تمام احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ مبلغ ... روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔

خاکسار۔ محمد ناصر احمد بنگلور

---

۲۲ کے کاروبار میں برکت ... خاکسار ...

آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس بمقام ناصر آباد

بتاریخ ۷، ۸ اگست ۷۶ء بروز ہفتہ و اتوار

وادیٔ کشمیر کی جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صوبائی نمائندگان نے امسال سالانہ کانفرنس کے لئے ناصر آباد (کولگام) کا تعین کیا ہے۔ لہٰذا مندرجہ تاریخوں پر ہماری یہ کانفرنس انشاء اللہ العزیز ناصر آباد میں منعقد ہوگی۔ احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ ممبران کے اتفاق سے محترم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد کو صدر مجلس استقبالیہ اور محترم محمد عبد اللہ صاحب ڈار صدر جماعت احمدیہ شورت کو نائب صدر مجلس استقبالیہ منتخب کیا گیا ہے۔ احباب ضروری امور سے متعلق ہر دو عہدیداران سے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہماری اس کانفرنس کو کامیاب کرے۔ آمین۔

خاکسار: غلام نبی نیاز خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ

سالِ نو کے لئے درویش فنڈ کے وعدے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے قربانی کا جذبہ رکھنے والے احباب کی طرف سے اگلے سال ۷۷-۱۹۷۶ء کے لئے درویش فنڈ کے وعدے موصول ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اِن گراں وعدوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام پر لبیک کہنے اور اپنے درویش بھائیوں کے ساتھ محبت و اخوت کا مظاہرہ کرنے کا کتنا قابلِ قدر جذبہ مخلصینِ جماعت کے دلوں میں پایا جاتا ہے۔ نظارت ہٰذا ان سب کی خدمت میں ہدیۂ تشکر پیش کرتے ہوئے ان دوستوں سے بھی جن کے وعدے ابھی نہیں آئے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق جلد وعدے ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ضرورتِ مالی

بہشتی مقبرہ کے لئے ایک مالی کی ضرورت ہے۔ جو اپنے کام میں تجربہ رکھتا ہو۔ بالمقطع ڈیڑھ صد روپیہ تنخواہ کے علاوہ رہائش اور طبی سہولتیں دی جائیں گی۔ ضرورت مند دوست اس بارے میں دفتر سے خط و کتابت کے ذریعہ بات چیت طے کر سکتے ہیں۔ عہدیداران جماعت اگر اس کام کے لئے کسی غیر مسلم کو موزوں سمجھیں تو بھی دفتر کو اطلاع دیں۔ سفر خرچ کی ذمہ داری خود مالی پر ہوگی۔ مجرد یا فیملی والا مالی ہو سکتا ہے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

کلمہ طیبہ پر جماعت احمدیہ کا ایمان ـــ بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

کاش رسالہ "محراب" اور اسی قسم کے دوسرے مخالف اخبارات و رسائل چند پیسوں کی خاطر اپنی عاقبت برباد نہ کریں۔ اور سمجھتے بوجھتے ہوئے اپنے تئیں خدا کی لعنت کا مورد نہ بنائیں اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں سادہ لوح مسلمانوں میں غلط فہمیاں پھیلانے سے باز آجائیں !!

فھل من مدّکر !!

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۲ شہادت (اپریل ۷۶ء) بروز منگل بعد نماز مغرب خاکسار نے عزیزہ زینت بی (لیڈی ڈاکٹر) بنت مکرم ایم محی الدین کویا صاحب کا نکاح مکرم عبد الکریم صاحب ولد عمر صاحب مرحوم کے ساتھ دس ہزار (۱۰،۰۰۰) روپے حق مہر کے عوض پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے راحت و سکون کا موجب، اور دینی و دنیاوی ترقی کا باعث اور مثمر ثمرات بنائے آمین۔

مکرم ایم محی الدین صاحب نے اس خوشی میں شکرانہ فنڈ میں -/۵۰ روپے اور اعانت بدر میں -/۵۰ روپے ادا فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ خیراً۔

خاکسار: محمد عمر مبلغ سلسلہ مدراس۔ تری کیناڈر۔

شادی ایک پُرمسرت تقریب ہے

شادی بیٹے کی ہو یا بیٹی کی ایک بہت ہی پُرمسرت تقریب ہوتی ہے۔ ایسے موقع پر والدین اور دوسرے تمام عزیزوں رشتہ داروں کے دلوں میں مسرتوں کے چشمے پھوٹ رہے ہوتے ہیں۔ اور قدرتی طور پر اُن کے دلوں میں فراخی اور آسودگی ہوتی ہے۔

احبابِ کرام اور بہنوں سے درخواست ہے کہ ایسے پُرمسرت مواقع پر وہ "شادی فنڈ" کی مد کو بھی یاد رکھیں اور اپنی وسعت کے مطابق اس مد میں عطیات ارسال فرمایا کریں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ماہنامہ "محراب" دہلی کی وسوسہ اندازی ـــ بقیہ صفحہ اوّل

اور جماعت کے خلاف بالکل غلط بات منسوب کر دی گئی ہے۔

امید ہے کہ خاکسار کی اس وضاحت سے صورتِ حال واضح ہو گئی ہوگی۔ اور آپ صحافتی روایات اور وقار کا لحاظ رکھتے ہوئے اسے اپنے رسالہ میں شائع فرما دیں گے۔ تاکہ اس غلط خبر سے جو نقصان پہنچا ہے اس کی تلافی ہو سکے اور آپ کے قارئین کو صحیح حقیقت معلوم ہو سکے۔

(دستخط) محمد اجمل شاہد

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز مصنوعات

۱۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح، مسجد اقصیٰ، مختلف مناظر، دنیا بھر کی مساجدِ احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ

THE KERALA HORNS EMPORIUM,
TC. 33/1582 MANACAUD,
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009.

PHONE NO. 2351
P.B. NO. 123.
CABLE:-
"CRESCENT"

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے !!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO 76360.

مدرسہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ

احبابِ جماعت توجّہ فرماویں!

جماعت کی تبلیغی و تعلیمی ضروریات کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا تھا۔ چنانچہ اس نہایت ہی بابرکت درسگاہ نے خدا کے فضل سے جو قابل قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہیں وہ احباب جماعت سے مخفی نہیں ہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیشِ نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خدمتِ دین کی غرض سے مدرسہ احمدیہ میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے داخل کروائیں۔

مدرسہ احمدیہ کا داخلہ یکم تبوک ۱۳۵۵ ہش (یکم ستمبر ۱۹۷۶ء) سے شروع ہوگا۔ اس سلسلہ میں مطبوعہ داخلہ فارم نظارت ہذا سے حاصل کرکے اس کی مکمل خانہ پُری کرنے کے بعد یکم ظہور ۱۳۵۵ ہش (یکم اگست ۱۹۷۶ء) تک مذکورہ فارم نظارت ہذا میں واپس موصول ہو جانا ضروری ہے۔ اس داخلہ کے ضمن میں مندرجہ ذیل اُمور خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں:۔

۱۔ بچہ کی سابقہ تعلیم ہائر سیکنڈری یا کم از کم مڈل تک ہونا لازمی ہے۔

۲۔ بچہ اُردو زبان بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہو۔

۳۔ قرآنِ مجید ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

نوٹ:۔ صدر انجمن احمدیہ نے امسال آٹھ وظائف منظور فرمائے ہیں۔ جو طالبِ علم کی ذہنی، اخلاقی و اقتصادی حالت کو مدنظر رکھ کر دیئے جائیں گے۔ خواہشمند احباب تاریخِ مذکورہ بالا تک فارم داخلہ پُر کرکے دفتر ھذا میں ارسال فرمادیں۔

(۲) حافظ کلاس

مدرسہ احمدیہ میں حافظ کلاس بھی جاری ہے۔ اس کلاس میں اس سال بھی موزوں طالب علم لئے جائیں گے۔ اس کلاس میں داخل ہونے والا بچہ ذہین ہو۔ اور قرآن مجید ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔ اس کے علاوہ دس بارہ سال سے عمر متجاوز نہ ہو۔ ہونہار اور مستحق طلباء کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ خواہشمند احباب جلد توجہ فرماویں۔ اور اس کلاس کے داخلہ کے لئے بھی بطریقِ بالا کارروائی مکمل فرمادیں۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

تعمیلِ ارشادِ حضور أَیَّدَهُ اللّٰهُ تعالیٰ!

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

"اگر پچاس ہزار بچے الگ الگ پوری شرح سے چندہ ادا کریں تو ان کا چندہ چھ روپے سالانہ کے حساب سے تین لاکھ روپے بن جاتا ہے ...... لیکن بعض دوستوں نے تو اپنے پیدا ہونے والے بچوں کی طرف سے بھی چندہ بھجوا دیا ہے۔" (الفضل ۹ نومبر ۱۹۶۶ء)

چنانچہ مکرم سید داؤد احمد صاحب مظفر پوری نے اپنے پہلے بچہ کے پیدا ہونے کی اُمید پر ۵/- روپے ادا کیا تھا۔ اور یہ رقم عزیز کی ولادت کے بعد بھی جاری ہے۔ اب اللہ تعالیٰ نے دوسرے بچہ کے پیدا ہونے کے سامان کر دیئے ہیں۔ سید صاحب موصوف نے مزید ۵/- روپے وقفِ جدید میں ارسال کئے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ دیگر احباب بھی نسل کی ترقی کے لئے حضور کے ارشاد پر عمل کرکے مستفیض ہوں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

ڈاکٹر صاحبان کے اخراجاتِ سفر مرکز ادا کریگا!

نظارت ہذا کی طرف سے قبل ازیں اخبار بدر میں بھارت میں مقیم ایم۔ بی بی ایس ڈاکٹر صاحبان کی توجہ کے لئے ایک ضروری اعلان شائع کیا گیا ہے۔ اس اعلان میں ایک ضروری بات پہلے درج کرنے سے رہ گئی ہے۔ وہ یہ کہ مغربی افریقہ میں مرکز کی ہدایت کے تحت کم از کم تین سال تک خدمت بجا لانے والے ڈاکٹر صاحبان اور ان کے بیوی بچوں کے اخراجاتِ سفر مرکز کی طرف سے ادا کئے جائیں گے۔ (اگر وہ اپنے بیوی بچوں کو ساتھ لے جانا چاہیں گے) لہٰذا اس خدمت کے لئے خواہشمند ڈاکٹر صاحبان اپنی درخواستیں معہ ضروری کوائف اور سابقہ تجربہ وغیرہ کی تفصیل انگریزی میں ٹائپ کرکے (IN DUPLICATE) اپنی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ جلد از جلد نظارت ہذا میں بھجوادیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

احمدیہ صوبائی کانفرنس اُترپردیش آگرہ

مورخہ ۶-۷-۸ جون ۱۹۷۶ء بروز اتوار، پیر، منگل

امسال آگرہ شہر میں جماعت ہائے احمدیہ اُترپردیش کی دسویں عظیم الشان سالانہ صوبائی کانفرنس کا انعقاد ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کے علماء، روحانی و علمی مضامین پر تقاریر فرمائیں گے۔

احباب کرام سے اس کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت اور ہر ممکن تعاون کرنے کی درخواست ہے۔

خاکسار حبیب اللہ خان سیکرٹری برائے صوبائی کانفرنس اُترپردیش

پتہ:۔ احسان منزل۔ انصاریاں اسٹریٹ
سہارنپور۔ (یو۔پی) پن 247001

بقایا دار جماعتیں جلد توجّہ کریں!

متوقع نسبتی بجٹ کے مقابل پر اکثر جماعتوں کی وصولی نسبتی لحاظ سے بہت کم ہوئی ہے۔ اور متعدد جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کے ذمہ لازمی چندہ جات کی کثیر رقوم بقایا چلی آرہی ہیں۔ جملہ جماعتوں کو نظارت ہذا کی طرف سے بقایا جات کی اطلاع بھجوائی جاچکی ہے۔ اس لئے بقایا چندہ کی وصولی کے لئے جملہ عہدہ داران جلد توجہ فرماویں۔

پس مقامی عہدہ داران کا فرض ہے کہ وہ چندہ کی ادائیگی میں خود بھی اعلیٰ نمونہ پیش کریں اور بقایا داران کو بھی سمجھائیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز نااُمید نہ ہوں۔ اور آئندہ کے لئے چندہ میں باقاعدگی اختیار کریں۔ اور بقایا جات جلد ادا کریں۔ اور اپنی آمدنی سے خدا تعالیٰ کا حصہ پہلے نکال لیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اُن کے بقیہ اموال میں برکت ڈال دے گا۔

جملہ مبلغین کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں احبابِ جماعت کو مالی قربانی کی ضرورت اور اہمیت سے پوری طرح آگاہ کریں۔ اور قربانی کے معیار کو بلند کرکے سو فیصدی ادائیگی کے ساتھ فرض شناسی کا ثبوت پیش کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ پائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کے ساتھ ہو۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست ہائے دُعا

(۱) محترمہ نصرت ادریس صاحبہ لنڈن نے درویش فنڈ کی مد میں پانچ پونڈ کی رقم ارسال کی ہے۔ انہیں حال ہی میں بعض پریشان کن خوابیں آئی ہیں۔ ان خوابوں کے بد اثرات سے بچنے کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

(۲) خاکسار کے لڑکے رویندر کمار شرما کے پاؤں میں کچھ خرابی ہوگئی ہے ہسپتال میں کافی دن داخل کرنے کے بعد اب دونوں پاؤں پر پلستر لگا دیا گیا ہے جو چند یوم بعد کھلے گا۔ میں اپنے تمام بزرگوں بھائیوں کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے بیٹے کو جلد صحت عطا فرمائے اور کام کرنے والی لمبی عمر بخشے آمین۔

خاکسار: پنڈت کشن چند۔ چوپڑہ پریس۔ جالندھر۔

(۳) برادرم محمد عبدالقیوم صاحب حیدرآباد کے گھر میں ولادت ہونے والی ہے۔ احباب جماعت دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نرینہ اولاد عطا فرمائے، آمین۔

خاکسار: سید شوکت علی کرنول۔